Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 13

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

25 ربیع الثانی 1432 ہجری ۔ 31 امان 1390 ہش ۔ 31 مارچ 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 / مارچ 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جب بھی دنیا میں زمین یا آسمان سے آفات آتی ہیں خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہر شخص اس خوف سے پریشان ہوجاتا ہے کہ آج جو آفات اس علاقہ میں آئی ہیں کل ہم پر نہ آویں۔ ہمارا کوئی عمل خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا نہ ہو اور یہ حالت صرف مومن کی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مِّنْ خَشْیَۃِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ یُؤْمِنُوْنَ۔

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب کے رعب سے ڈرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ (المومنون آیت ۵۸۔۵۹)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسے لوگوں کا ہر حال میں تنگی ہو یا آسائش خدا تعالیٰ کی طرف رُخ رہتا ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اس وقت بھی یاد کرتے ہیں جب خدا تعالیٰ نے ہر بلا سے محفوظ رکھا ہوتا ہے اور کوئی پریشانی نہیں ہوتی اور اس وقت وہ مزید خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں جب پریشانی میں گھرتے ہیں۔ جب کسی موسمی تغیر کو دیکھتے ہیں تو خدا کے حضور جھکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ جو ہمارے لئے اسوہ حسنہ تھے آپ ﷺ کا ہمارے لئے کیا نمونہ تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب تیز آندھی آتی تو آنحضرت ﷺ دعا فرماتے کہ اے اللہ! میں اس آندھی کے باطنی اور ظاہری شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح برسنے والے بادل کو دیکھ کر آپ ﷺ گھبراہٹ کا اظہار فرماتے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک بار گھبراہٹ کا سبب دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا کہیں یہ بادل قوم عاد پر عذاب لانے والا بادل نہ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ہے وہ کامل بندگی اور خشیت کا اظہار کہ جس عظیم انسان سے اللہ تعالیٰ کے بے شمار وعدے ہیں حفاظت کے بھی اور ترقی کے بھی، آپ ﷺ کو بھی یہ پتہ ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی میں کوئی آفت اور مصیبت مسلمانوں پر نہیں آسکتی بلکہ دوسرے بھی آپ ﷺ کی برکتوں سے بچے ہوئے تھے مگر پھر بھی آپ ﷺ کو فکر تھی۔ پس آپ ﷺ کی یہ پریشانی وفکر اُس رحم کے جذبہ کے تحت تھی جو رحمۃ للعلمین کے دل میں مخلوق کے لئے تھی آپ اس قدر بے چین ہوجایا کرتے کہ آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوجاتا۔ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ اُمت کے صحیح راستہ پر چلنے کی فکر تھی اور مومنین کی حقیقی توبہ آپ ﷺ چاہتے تھے۔ آندھی بادل وغیرہ کو دیکھ کر آپ ﷺ کا پریشان ہونا اس وجہ سے بھی تھا کہ کہیں مومنوں کی بداعمالی کسی آفت کو بلانے والی نہ ہوجائے۔ یہاں مومنوں کو بھی یہ حکم ہے کہ توبہ کرتے چلے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا پس حقیقی مومن کی پکار مصیبت اور مشکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہوتی ہے لیکن بدعہد اور ناشکرے اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور ظلم وتعدیٰ وشرک میں پڑجاتے ہیں۔ حقیقی مومن تو جیسا کہ

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان اور مشہور ومعروف سائنسدان ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے صدر اور ہندوستان کے مشہور ومعروف سائنسدان ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب مورخہ 20 مارچ 2011ء بعمر 80 سال مختصر علالت کے بعد امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کی پیدائش 1931ء میں حیدرآباد میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد محترم کا نام علی محمد الہ دین صاحب تھا۔ آپ نے دینی و دنیاوی دونوں تعلیم حاصل کی۔ ایک طرف جہاں آپ قرآن مجید کے حافظ تھے تو دوسری طرف آپ نے 1963ء میں شکاگو یونیورسٹی آف امریکہ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد آپ حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی سے جڑ گئے۔ 1955ء سے لیکر 1991ء تک آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں بطور لیکچرار، ریڈر، پروفیسر خدمات سرانجام دیں۔ آپ ڈائریکٹر Centre of Advanced Study in Astronomy Osmania University Hyderabad India کے عہدے پر فائز رہے۔ آپ ماہر فلکیات تھے اور دنیا کے 100 مشہور ماہر فلکیات میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ 50 سے زائد ریسرچ پیپر آپ نے شائع کئے۔ آپ کی بہت بڑی ریسرچ 1894ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان کسوف وخسوف کے بارہ میں تھی۔ آپ ہندوستان اور بیرون ہند کی کئی کمیٹیوں کے ممبر رہے۔ جن میں سے کچھ مشہور کمیٹیوں کے نام اس طرح ہیں:۔

International Astronomical Union, Astronomical Society of India, Plasma Science Society of India, Indian Association for General Relativity and Gravitation, Indian Association of Physics Teachers

آپ کی خدمات کے عوض میں آپ کو کئی ایک سوسائٹیوں کی طرف سے اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:۔

Meghnad Saha Award 1981 from UGC New Delhi, Man of the Year 2000 American Biographical Institute USA, 2000 Outstanding People Medal, International Biographical Centre Cambridge UK 2003, Bharat Excellence Award, Friendship Forum of India, 2006, 500 Great Leaders Diploma, American Biographical Institute USA 2008,

ایک طرف آپ کی دنیاوی خدمات ہیں اور انعامات کا ایک سلسلہ ہے تو دوسری طرف آپ نے احمدیہ مسلم جماعت کے لئے بھی تاریخی خدمات سر انجام دیں۔ آپ کئی سال تک احمدیہ مسلم جماعت سکندرآباد کے صدر رہے۔ اسی طرح آپ 2007ء سے اپنے انتقال تک صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان تھے۔ آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے جن میں سب سے بڑی خوبی خدا تعالیٰ پر توکل کرنا اور اس کی عبادت یعنی نماز کی وقت پر ادائیگی کرنا خاص ہے۔

آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ ہندوستان کا ہر فرد دکھی ہے اور صدر انجمن احمدیہ قادیان، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید نے اس موقع پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ایک مشترکہ قرار دادِ تعزیت پاس کی۔ جس میں آپ کی خوبیوں اور کاموں کا ذکر کرتے ہوئے مغفرت کی دعا کی گئی۔ آپ کی تدفین رات ساڑھے نو بجے بہشتی مقبرہ قادیان میں قطعہ صحابہ میں ہوئی۔ نماز جنازہ میں تقریباً 2000 سے زائد افراد شریک ہوئے۔ نماز جنازہ مکرم ومحترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خوفناک بلاؤں کے دن اور ہماری ذمہ داری

مورخہ ۱۱/ مارچ ۲۰۱۱ء کو ہندوستانی وقت کے مطابق ۱۱ بج کر ۱۶ منٹ پر جاپان میں خوفناک زلزلہ آیا۔اس زلزلہ کی شدت ریکٹر پیمانہ کے مطابق 8.9 عشاریہ بتائی گئی ہے۔ یہ زلزلہ 140 سال کی تاریخ کا سب سے خوفناک زلزلہ تھا۔اس کے نتیجہ میں جو قیامت برپا ہوئی اور اُس کا ہلکی سی جھلک ٹیلی ویژن میں دکھائی جانے والی تصاویر بیان کررہی ہیں۔زلزلہ کا سب سے زیادہ اثر جاپان کے شمال مغربی ساحل پر واقع صوبہ میامی میں ہوا۔حکومتی اعداد و شمار کے مطابق 18 ہزار سے زیادہ اس زلزلہ واُس کے بعد پیدا ہونے والی سونامی کے نتیجہ میں لقمہ اجل بن گئے جبکہ لاکھوں لوگ زخمی اور لاکھوں دوسرے لاپتہ ہیں۔پورے شمالی جاپان میں بجلی گل ہوگئی ہے۔ملک میں چالیس لاکھ سے زائد گھر مسمار ہوگئے ہیں اور لاکھوں لوگ گھروں ہیں پھنسے ہوئے ہیں۔جن کو فوج کی مدد سے نکالنے کی کوشش جاری ہے۔زلزلے کے بعد کئی جھٹکے محسوس کئے گئے جس میں آدھے گھنٹے کے بعد آیا 7.4 کی شدت کا زلزلہ بھی شامل ہے۔ماہرین کے مطابق ابھی ایک ہفتہ تک مزید زلزلوں کے آنے کی اُمید ہے۔

تباہی اور بربادی کی جو تصاویر دیکھنے کو مل رہی ہیں اُسے دیکھ کر ہی انسان کانپ اُٹھتا ہے۔زلزلہ کی شدت اور اُس کے بعد پیدا ہونے والی سونامی کے نتائج کے طور پر 33 فٹ پانی کی لہریں یک دم شہر پر ٹوٹ پڑیں اور اُس کے سامنے جو بھی چیزیں آئیں وہ اُسے تباہ و برباد کرتی ہوئی اپنے ساتھ بہالے گئیں۔اس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد ابھی تک لاپتہ اور گمشدہ ہیں پینے کا پانی خراب ہوگیا کیونکہ سمندری پانی جو کہ کڑواہٹ لئے ہوئے ہیں میٹھے پانی سے مل رہا ہے۔اس زلزلہ کا اثر موسم پر بھی انتہائی حیرت انگیز طریق پر پڑنے کی امید ہے۔زلزلہ کی شدت کی وجہ سے زمین اپنے محور سے ایک محطاط اندازے کے مطابق دس سے فٹ تک کھسک گئی ہے۔اس کے نتیجہ میں اس سال گرمی کی زیادتی ہونے کا اندیشہ ہے۔

زلزلے کے بعد نتیجۃً جاپان کے کئی شہروں میں آگ لگنے کے واقعات رونما ہوئے اور سب سے زیادہ نقصان فوکوشیما کے ایٹمی پلانٹ کے دھماکہ کے نتیجہ میں ہوا۔اس دھماکہ کے نتیجہ میں ایٹمی توانائی کی لہریں ہوا میں خارج ہورہی ہیں جس کے نتیجہ میں انسانوں کے متاثر اور ہلاک ہونے کے خطرات بڑھ گئے ہیں۔تقریباً بیس کلومیٹر کے دائرہ سے لوگوں کو اُن کے مکانوں سے نکالا جارہا ہے اور علاقہ کو خالی کرایا جارہا ہے۔تاکہ ایٹمی توانائی کی لہروں سے نقصانات کا احتمال کم سے کم ہو۔

قارئین! جاپان میں آئی اس قدرتی آفت نے ایک بار پھر یہ ثابت کردیا ہے کہ انسان چاہے کتنی بھی سائنس اور ٹکنالوجی میں ترقی کرے اور ترقی کے نئے نئے زینے طے کرنے کے دعوے کرے لیکن قدرتی آفات سے ہونے والی بھاری تباہی کے آگے اس کی طاقت محدود ہے۔دنیاوی مسائل اور دنیاوی نظریں اس زلزلہ کے کئی اسباب بیان کررہی ہیں۔کوئی اس کو چاند کے زمین کے قریب آنے کے نظریہ سے جوڑ رہا ہے تو کوئی دوسری وجہ بیان کررہا ہے۔لیکن اگر خدا تعالیٰ کے فرستادہ اور مامور کی آواز پر دھیان دیا جائے تو یہ معاملہ حل ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

آج سے 104 سال قبل یعنی 1907 میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر یہ اطلاع دی کہ اہل دین خدا تعالیٰ کو بھول کر دنیا میں غرق ہورہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ہستی سے تمسخر اور مذاق کیا جارہا ہے اسی طرح مامور زمانہ کا انکار کیا جارہا ہے۔اور اُس کے ساتھ تضحیک و تمسخر کیا جارہا ہے۔نیز مختلف ایذا رسانیاں اور تکالیف خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کو پہنچائی جارہی ہیں لہٰذا اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے غضب کے نمونے دنیا میں دکھائے گا تا دنیا اپنے مولیٰ و حقیقی کی طرف راغب ہو اور اُسے پہچانے۔مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا:

”یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیاء کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہوجائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہوجائیں گی۔اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہوجائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہوجاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے جیسا کہ خدا نے فرمایا: وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلزوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶۔۲۵۷)

قارئین سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی کے الفاظ اس قدر بین اور واضح ہیں کہ اس پر حاشیہ آرائی کرنا آفتاب کو مشعل دکھانے کے مترادف ہوگی۔

اس عبارت میں ہمارے مرشد و ہادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں واضح رنگ میں بیان فرمادیا ہے کہ ”اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔“ اِن عبارتوں کو ایک بار دوبارہ پڑھئے اور جاپان کے قیامت خیز خوفناک زلزلہ اور اُس کے بعد پیدا سونامی کی تصاویر ٹیلی ویژن میں دیکھیں۔کیا آپ کو یہ عبادتیں حرف بہ حرف پورا ہوتی نظر نہیں آتیں۔ہر ایک نظارہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

(باقی صفحہ15 پر ملاحظہ فرمائیں)

افسوسناک اطلاع

حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے داماد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خسر محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب انتقال فرماگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کو بڑے دکھ کے ساتھ یہ افسوسناک اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے داماد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خسر محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب مورخہ 8 مارچ 2011 کو بعمر 91 سال وفات پاگئے ہیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اسی دن بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔بہشتی مقبرہ ربوہ کی اندرونی چاردیواری میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دُعا کروائی۔نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں اہالیان ربوہ و دیگر جماعتوں کے احباب شریک ہوئے۔

آپ کے آباء کا اصل وطن سہالہ ضلع راولپنڈی تھا۔لیکن لمبا عرصہ قادیان کے محلہ دارالانوار میں رہائش پذیر رہے۔آپ کے والد محترم مکرم حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب ابن حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحبؓ تھے۔اسی طرح آپ کے نانا مکرم سید سرور شاہ صاحبؓ تھے۔جو ایک لمبا عرصہ مفتی سلسلہ رہے۔

آپ نے تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان سے میٹرک کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد آپ نے معاہدہ وقف زندگی پُر کیا۔حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر 61-1960 تک ایم این سنڈیکیٹ کے تحت محمود آباد اسٹیٹ میں بطور وقف زندگی منیجر کی خدمت کرتے رہے۔

آپ بہترین اخلاق اور گوناگوں خصوصیات کے مالک تھے۔دُعاؤں سے آپ کو خاص شغف تھا۔اگر کسی نے دعا کیلئے کہہ دیا تو سالہا سال تک اس کے لئے دعا کرتے۔پنج وقتہ نماز تہجد اور نوافل آپ نے کبھی نہ چھوڑے۔آپ کو قرآن کریم کی تلاوت کا بہت شوق تھا۔خلافت کے ساتھ آپ کا گہرا تعلق تھا۔آپ نے چار خلفاء کا زمانہ پایا۔ہر خلیفہ کے ساتھ محبت اطاعت اور دلی وابستگی کی توفیق ملی۔اپنی اہلیہ محترمہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔آپ بہت مہمان نواز تھے۔

ادارہ بدر اس افسوسناک خبر پر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غم میں برابر کا شریک ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔اور کروٹ کروٹ مغفرت کا سلوک فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(ادارہ)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برداشت اور عفو اور ہر خُلق کا نمونہ بے مثال تھا۔ ان نمونوں پر چلنا، ان کی طرف توجہ دینا آج کے مسلمانوں کا بھی فرض ہے۔

اگر مسلمان اس نکتہ کو سمجھ لیں تو اسلام کے پیغام کو کئی گنا ترقی دے سکتے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ شدت پسند گروہوں کے چنگل سے نکل کر اس اُسوہ پر غور کریں جو ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منافقوں کے ساتھ عفو و درگزر اور حسن سلوک کے غیر معمولی نمونوں کا تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 14 رجنوری 2011ء بمطابق 14 رتبلیغ 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

خُذِالْعَفْوَ وَاْمُرْبِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (الاعراف: 200) ۔عفو اختیار کر، اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فقرے نے کہ کَانَ خُلُقُہٗ اَلْقُرْاٰن ۔یعنی آپ کی زندگی قرآنی احکام اور اخلاق کی عملی تصویر تھی، آپؐ کے اعلیٰ ترین اخلاق کے وسیع سمندر کی نشاندہی فرمادی کہ جاؤ اور اس سمندر میں سے قیمتی موتی تلاش کرو۔اور خلقِ عظیم کے جو موتی بھی تم تلاش کرو گے اس پر میرے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہوگی۔

یہ ہے وہ مقامِ خاتمیتِ نبوت جو اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ: 4) کے خدائی ارشاد میں ہمیں نظر آتا ہے۔پس دین کا کمال اور نعمت کا پورا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری شرعی کتاب اتار کر اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں پورا فرما دیا۔پس آپ سے زیادہ کون اس الٰہی کتاب کو سمجھنے والا اور اپنے رب کے منشاء کو سمجھنے والا ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو جہاں قرآن کی عملی تصویر ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہمارے لئے اسوہ حسنہ بھی ہے۔

اس وقت مَیں آپ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ایک حسین پہلو کی چند جھلکیاں پیش کروں گا جس نے نیک فطرت لوگوں کو تو آپ کے عشق و محبت میں بڑھا دیا۔اور منافقین کے گند سے صرفِ نظر کرتے ہوئے جب آپ نے یہ خُلق دکھایا کہ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ تو دنیا پر ان لوگوں کی فطرت واضح ہوگئی۔ یہ خُلق جس کے بارے میں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ’’عفو‘‘ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا۔مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (الاعراف: 200) کا ہی خطاب ہوا۔خود اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا؟ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ نے وعدہ کرلیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کرسکیں گے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور (ﷺ) کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔‘‘

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 99)

کہنے کو تو یہ ایک عام سی بات ہے لیکن مسلسل ظلموں سے خود بھی اور اپنے صحابہ کو بھی گزرتے ہوئے دیکھنا، اور پھر جب طاقت آتی ہے تو عفو کا ایک ایسا نمونہ دکھانا جس کی مثال جب سے کہ دنیا قائم ہوئی ہے ہمیں نظر نہیں آتی، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خاصہ ہے۔ پھر منافقین اور غیر تربیت یافتہ لوگوں کے مقابل پر آپؐ نے تحمل اور برداشت کا اظہار فرمایا۔ یہ بھی کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔اگر انصاف کی نظر سے دیکھنے والا کوئی تاریخ دان ہو تو باوجود مذہبی اختلاف کے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ کی برداشت اور عفو اور ہر خلق کا نمونہ بے مثال تھا۔اور لکھنے والے جنہوں نے لکھا ہے بعض ہندو بھی ہیں اور بعض عیسائی بھی ۔ بہرحال اس وقت میں چند واقعات بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کے خلقِ عظیم پر کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

پہلے مَیں عبداللہ بن اُبی بن سلول کے واقعات لیتا ہوں، جو رئیس المنافقین تھا۔ظاہر میں گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو منظور کرلیا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر غلیظ حملے کرنے کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑتا تھا۔مدینہ میں رہتے ہوئے مسلسل یہ واقعات ہوتے رہتے تھے۔اس کی دشمنی اصل میں تو اس لئے تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت سے پہلے مدینہ کے لوگ اسے اپنا سردار بنانے کا سوچ رہے تھے لیکن آپؐ کی مدینہ آمد کے بعد جب آپ ﷺ کو ہر قبیلے اور مذہب کی طرف سے سربراہِ حکومت کے طور پر تسلیم کرلیا گیا تو یہ شخص ظاہر میں تو نہیں لیکن اندر سے، دل سے آپ ﷺ کے خلاف تھا اور اس کی مخالفت مزید بڑھتی گئی، اس کا کینہ اور رنجشیں مزید بڑھتی گئیں۔ ایک روایت میں آپ ﷺ کے مدینہ جانے کے بعد اور جنگِ بدر سے پہلے کا ایک واقعہ ملتا ہے جس سے عبداللہ بن اُبی بن سلول کے دل کے بغض اور کینے اور اس کے مقابلے پر آپ کے صبر کا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ اظہار جو دراصل عفو تھا، یہ عفو آپ ﷺ کا ردِّ عمل ظاہر ہوتا ہے۔ بہرحال روایت میں آتا ہے۔ امام زہری روایت کرتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدک کے علاقہ کی ایک چادر ڈال کر گدھے پر سوار ہوئے اور اپنے پیچھے اسامہ بن زید کو بٹھایا اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے بنو حارث بن خزرج میں واقعہ بدر سے پہلے (یعنی جنگِ بدر سے پہلے) تشریف لے جا رہے تھے تو ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن اُبی بن سلول بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس وقت اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اس مجلس میں مسلمان بھی بیٹھے ہیں، بُت پرست بھی ہیں اور یہودی بھی بیٹھے ہیں اور اسی مجلس میں عبداللہ بن رواحہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب اس مجلس پر گدھے کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول پڑی تو عبداللہ بن اُبی بن سلول نے اپنی چادر سے ناک کو ڈھانک لیا۔ پھر کہا ہم پر مٹی نہ ڈالو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب لوگوں کو سلام کیا۔ پھر رُک گئے اور اپنی سواری سے اترے اور ان کو دعوتِ اِلی اللہ کی۔ اُن کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اُس پر عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کہا اے صاحب! جو بات تم کہہ رہے ہو، وہ اچھی بات نہیں ہے اور اگر یہ حق بات بھی ہے تو ہمیں ہماری مجلس میں سنا کر تکلیف نہ دو۔ اپنے گھر میں جاؤ اور جو شخص تمہارے پاس آئے اسے قرآن پڑھ کر سنانا۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول کی یہ باتیں سن کر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ہماری مجالس میں آ کر قرآن سنایا کریں کیونکہ ہم قرآن کو سننا پسند کرتے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ مسلمان اور مشرک اور یہود سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح بحث میں الجھ گئے کہ لگتا تھا کہ ایک دوسرے کے گلے پکڑ لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسلسل خاموش کرواتے رہے اور وہ چُپ ہو گئے۔ جب خاموش ہو گئے تو آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور سعد بن عبادہؓ کے پاس پہنچے اور اس کو جا کر بتایا کہ ابوحباب یعنی عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کیا کہا ہے؟ اُس نے یہ بات کی ہے۔ تو سعد بن عبادہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس سے عفو اور درگزر کا سلوک فرمائیں۔ اُس ذات کی قسم جس نے آپ پر قرآنِ کریم جیسی عظیم کتاب نازل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حق کو لے آیا جس کو اس نے آپ پر نازل فرمایا۔ اس سرزمین کے لوگوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عبداللہ بن اُبی بن سلول کو تاج پہنا کر اپنا بادشاہ بنائیں

اوراس کے دست و بازو کو مضبوط کریں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس فیصلے سے اس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے انکار کر دیا تو اس سے اس کو بڑا دکھ پہنچا۔ اس وجہ سے اس نے آپ سے یہ بدسلوکی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عفو کا سلوک فرمایا۔

یہ اس وجہ سے نہیں فرمایا کہ سعد بن عبادہ نے بات کی تھی کہ عفو کا سلوک فرمائیں بلکہ آپؐ نے اس کو یہ بتانے کے لئے بات کی تھی کہ آج اس نے اس طرح میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے لیکن مَیں تو بہر حال عفو کا سلوک کرتا چلا جاؤں گا۔ آگے پھر لکھا ہے کہ آپؐ اور آپ کے صحابہ مشرکوں اور اہلِ کتاب سے درگزر کا سلوک فرماتے تھے جیسا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا۔ اور وہ ان کی طرف سے ملنے والی تکالیف پر صبر کرتے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جب عبداللہ بن اُبی بن سلول بظاہر مسلمان ہوا تو اپنی منافقانہ چالوں سے آپؐ کو تکلیف پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہتا تھا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ کسی غزوہ کے لئے گئے ہوئے تھے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کی پشت پر ہاتھ مارا۔ اس پر اس انصاری نے بآوازِ بلند کہا کہ اے انصار! میری مدد کو آؤ اور مہاجر نے جب معاملہ بگڑتے ہوئے دیکھا تو اس نے بآوازِ بلند کہا کہ اے مہاجرو! میری مدد کو آؤ۔ یہ آوازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیں۔ تو آپ نے دریافت فرمایا۔ یہ کیا زمانہ جاہلیت کی سی آوازیں بلند ہو رہی ہیں؟ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پشت پر ہاتھ مار دیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کرنا چھوڑ دو۔ یہ ایک بُری بات ہے۔ بہرحال پانی پینے کے اوپر یہ جھگڑا شروع ہو گیا تھا کہ مَیں پہلے پیوں گا، اُس نے کہا پہلے مَیں۔ بعد میں یہ بات عبداللہ بن اُبی بن سلول رئیس المنافقین نے سنی تو اس نے کہا مہاجرین نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹے تو مدینہ کا معزز ترین شخص مدینہ کے ذلیل ترین شخص کو نکال باہر کرے گا (نعوذ باللہ)۔

عبداللہ بن اُبی بن سلول کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ مَیں اس منافق کا سر قلم کر دوں۔ حضرت عمرؓ کی بات سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے درگزر کرو۔ کہیں لوگ یہ باتیں نہ کہنے لگ جائیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتا ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ المنافقین۔ باب قولہ سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم۔حدیث نمبر 4905)

اس کے باوجود کہ اس کی ایسی حرکتیں تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا ساتھی کہا ہے۔ کیونکہ جب تک وہ ظاہراً اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا تھا۔ روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ نے عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو بلوا کر پوچھا کہ اس طرح مشہور ہوا ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ سب اس بات سے مکر گئے۔ ان میں بعض انصار تھے انہوں نے بھی سفارش کی اور کہا کہ شاید زید کو جو چھوٹے تھے، جنہوں نے یہ بتایا تھا کہ اُن کے سامنے یہ بات ہوئی ہے غلطی لگی ہوگی۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مزید کچھ نہیں پوچھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو وحی کے ذریعے بتا دیا کہ یہ واقعہ سچ ہے تو سب دنیا کو، اُس وقت کے لوگوں کو پتہ لگ گیا کہ بہرحال یہ سچ ہے۔ قرآنِ کریم میں اس کا ذکر یوں آتا ہے کہ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ـ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (المنافقون:09)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزز ہے اسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے اس میں سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ عزت تمام تر اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور مومنوں کی۔ لیکن منافق لوگ جانتے نہیں۔

اب اس وحی کے بعد آپؐ سے زیادہ کون جان سکتا تھا کہ عبداللہ بن اُبی ابن سلول جو ہے وہ جھوٹا اور منافق ہے۔ بلکہ آپ کی فراست پہلے سے ہی یہ علم رکھتی تھی کہ یہ منافق ہے لیکن آپ نے صرفِ نظر فرمایا۔ بلکہ مدینہ داخل ہونے سے پہلے جب عبداللہ بن اُبی کے بیٹے نے جو ایک مخلص مسلمان نوجوان تھا آپ کے سامنے عرض کی کہ یہ بات میں نے سنی ہے۔ اور اگر آپ ﷺ کا ارادہ ہے کہ اس کو قتل کرنا ہے تو مجھے حکم دیں کہ مَیں اپنے باپ کی گردن اڑا دوں۔ کیونکہ اگر کسی اور نے اسے قتل کیا یا سزا دی تو پھر کہیں میری زمانہ جاہلیت کی رَگ نہ پھڑک اٹھے اور مَیں اُس شخص کو قتل کر دوں جس نے میرے باپ کو قتل کیا ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کسی قسم کی کوئی سزا دینے کا مَیں ارادہ نہیں رکھتا۔ بلکہ فرمایا کہ مَیں تمہارے باپ کے ساتھ نرمی اور احسان کا معاملہ کروں گا۔ نہ صرف یہ کہ سزا نہیں دوں گا بلکہ نرمی اور احسان کا معاملہ کروں گا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام غزوہ بنی المصطلق، طلب ابن عبداللہ بن ابی ان یتولی قتل ابیہ...... صفحہ 672 دارالکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2001)

پھر یہی سفر تھا جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غلطی سے پیچھے رہ گئی تھیں۔ جب قافلہ نے اپنی جگہ سے کوچ کیا تو بعد میں ایک صحابی نے، جو قافلہ چلے جانے کے بعد میدان کا جائزہ لے رہے تھے کہ کوئی چیز رہ تو نہیں گئی، آپ کو دیکھا۔ حضرت عائشہؓ اس وقت سوئی ہوئیں تھیں تو اِنَّا لِلّٰہ پڑھا جس سے آپ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ نے فوراً اپنے اوپر چادر اوڑھ لی۔ اُن صحابی نے اپنا اونٹ لا کر پاس بٹھا دیا اور آپ اس اونٹ پر بیٹھ گئیں۔ جب یہ لوگ قافلے سے ملے ہیں تو انہی منافقین نے حضرت عائشہؓ کے بارہ میں طرح طرح کی افواہیں پھیلانا شروع کر دیں۔ غلط قسم کے الزام (نعوذ باللہ) حضرت عائشہؓ پر لگائے گئے۔ آپ ﷺ کو یہ باتیں سن کر بڑی بے چینی تھی۔ حضرت عائشہؓ پر الزام لگانا اصل میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی نقصان پہنچانے والی بات تھی یا کوشش تھی۔ جب یہ واقعہ ہو گیا اور مدینہ پہنچ گئے تو ایک دن آپؐ نے مسجد میں تشریف لا کر تقریر فرمائی اور فرمایا جس کا ایک پہلا فقرہ یہ تھا کہ مجھے میرے اہل کے بارہ میں بہت دُکھ دیا گیا ہے۔ لیکن آپؐ نے منافقین کے ان الزامات کو برداشت کیا۔ (بخاری کتاب المغازی باب حدیث افک حدیث نمبر 4141)

اور جنہوں نے یہ الزام لگائے تھے ان کو فوری سزا نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب حضرت عائشہ کی بریت کی وحی ہوئی تو تب بھی ان لوگوں کو کوئی سزا نہیں دی جن کے بارہ میں یہ پتہ تھا کہ الزامات لگا رہے ہیں بلکہ عفو سے کام لیا۔ بلکہ روایات میں آتا ہے جب عبداللہ بن اُبی فوت ہوا تو اس کے بیٹے نے (جو ایک مخلص مسلمان تھا جیسا کہ مَیں نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ اپنا کرتہ مجھے عنایت فرمائیں تا کہ اس کرتے میں مَیں اپنے باپ کو دفناؤں، کفناؤں۔ آپؐ نے وہ کرتہ عطا فرمایا۔ بلکہ آپ کی شفقت اور عفو کا یہ حال تھا کہ آپ اس کے جنازہ کی نماز کے لئے بھی تشریف لائے اور جنازہ پڑھایا۔ قبر پر دعا کرائی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ آپ کو ان تمام باتوں کا علم ہے کہ یہ منافق ہے اور منافق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کرے اور مغفرت طلب کرے تو ان کی مغفرت نہیں ہو گی۔ (بخاری کتاب الجنائز باب الکفن فی القمیص الذی یکف اولا یکف......حدیث نمبر 1269)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک اجازت بھی دی ہوئی ہے۔ مَیں کوشش کروں گا کہ ستّر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں یعنی کثرت سے کروں گا۔ اُس کے لئے اگر مجھے اس سے زیادہ بھی بخشش طلب کرنا پڑی تو کروں گا۔ یہ تھا آپ کا اُسوہ جو آپ نے اُن منافقین کے ساتھ بھی روا رکھا۔

یہ واقعہ تو مَیں نے بتایا کہ جس میں رئیس المنافقین کے ساتھ عفو اور بخشش کا سلوک ہے۔ اب بعض دوسری مثالیں پیش کرتا ہوں۔ مثلاً اُجڈ، غیر تربیت یافتہ بعض بدوؤں کے اخلاق ہیں جو ادب سے گری ہوئی حرکات کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہیں پہچانتے تھے۔ اُن پر آپ کس طرح عفو فرماتے تھے۔ اس بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا۔ آپ نے ایک موٹے حاشیہ والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ ایک بدوی نے آپ کی چادر کو اتنی زور سے کھینچا کہ اس کے حاشیہ کے نشان آپ کے کندھے پر پڑ گئے۔ پھر اس نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے یہ دو اونٹ دے دیں۔ آپ نے مجھے کوئی اپنا یا اپنے والد کا مال تو نہیں دینا؟ اُس کی ایسی کرخت باتیں سن کر پہلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا: اَلْمَالُ مَالُ اللّٰهِ وَاَنَا عَبْدُهٗ۔ کہ مال تو اللہ ہی کا ہے اور مَیں اللہ کا بندہ ہوں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ اُس بدوی نے کہا مجھ سے اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا؟ اُس بدوی نے کہا۔ اس لئے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، تبسم فرمایا (تو نرمی کا، عفو کا جو سلوک تھا، پتہ تھا۔ اسی نے ان لوگوں میں جرأت پیدا کی تھی کہ جو دل چاہے کر دیں)۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے مطلوبہ دو اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دیں۔ اور وہ اس کو عنایت فرمائیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ ......الفصل و اما الحلم صفحہ 74 جزء اول دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر آپ نے مخالفینِ اسلام کے ساتھ کس طرح عفو فرمایا، کیا سلوک فرمایا ہوگا۔ اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قریشِ مکہ کے اسّی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر نمازِ فجر کے وقت اچانک جبل تنعیم سے حملہ آور ہوئے۔ اُن کا ارادہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں مگر ان کو پکڑ لیا گیا۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو معاف کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ (سنن الترمذی کتاب تفسیر القرآن باب من سورۃ الفتح حدیث نمبر 3264)

اب اس قسم کی معافی کی کوئی مثال پیش کر سکتا ہے کہ جنگی مجرم ہیں لیکن سراپا شفقت و عفو اُن کو بھی معاف فرما رہے ہیں کہ جاؤ تمہارے سے کوئی سرزنش نہیں۔ تمہیں کوئی سزا نہیں۔

پھر ایک روایت ہے۔ ہشام بن زید بن انس روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے انس بن مالکؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کے بجائے اَلسَّامُ عَلَيْكَ یعنی تجھ پر ہلاکت وارد ہو، کہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ تمہیں پتہ چلا ہے کہ اس نے کیا کہا تھا۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس نے اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہا تھا۔ صحابہ رِضوان اللّٰہ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن نے یہودی کی یہ حرکت دیکھی تو آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت کیا۔کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔اسے قتل نہیں کرنا۔ (بخاری کتاب استتابۃ المرتدین باب اذا عرض الذمی اوغیرہ بسب النبی حدیث نمبر 6926)

ایک سبق یہ بھی دے دیا کہ میری شفقت صرف اپنوں پر نہیں، غیروں پر بھی ہے۔جو مجھ پر ظلم کرنے والے ہیں ان پر بھی ہے۔سزا صرف ایسے جرموں کی دینا ضروری ہے جن پر حدود قائم ہوتی ہیں،جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سزا مقرر کی ہوئی ہے،جن کا قرآنِ کریم میں واضح حکم دیا ہے یا اللہ تعالیٰ نے جن کے بارے میں آپ کو بتایا ہے۔

پھر آپ اور آپ کے صحابہ کو ایک یہودیہ نے گوشت میں زہر ملا کر کھلانے کی کوشش کی اور اقبالِ جرم کرنے کے باوجود آپ نے اسے معاف فرما دیا۔صحابہ کو غصہ تھا،انہوں نے پوچھا بھی کہ اس کو قتل کر دیں،آپ نے فرمایا نہیں،بالکل نہیں۔ (بخاری کتاب الھبۃ باب قبول الھدیۃ من المشرکین۔حدیث 2617)

یہ ایک لمبی روایت ہے۔وحشی کہتے ہیں کہ حضرت حمزہؓ کو جنگِ اُحد میں شہید کرنے کے بعد مَیں مکہ میں واپس آ گیا۔اس نے حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا اور یہیں اپنی زندگی کے دن گزارتا رہا، یہاں تک کہ مکہ میں ہر طرف اسلام پھیل گیا۔پھر مَیں طائف چلا گیا۔طائف والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے سفیر بھیجے اور مجھے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفیروں سے انتقام نہیں لیتے۔چنانچہ مَیں بھی طائف والوں کے سفیروں کے ساتھ ہولیا۔یہاں تک کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو دریافت کیا۔کیا تم وحشی ہو؟مَیں نے کہا جی،مَیں وحشی ہوں۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تم نے ہی حمزہؓ کو قتل کیا تھا؟ وحشی کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کی۔جیسے آپؐ نے سنا ہے ایسا ہی معاملہ ہے۔یہ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خطائیں معاف کرتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آیا کرو؟ وحشی کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد مَیں مدینہ سے چلا آیا۔ (بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزۃ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر 4072)

آپؐ کے عفو کی انتہا کا اس بات سے مزید پتہ چلتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی سے حضرت حمزہ کی شہادت کے بارہ میں مزید سوال کئے کہ کس طرح شہید کیا تھا اور پھر کیا کیا تھا؟ تو صحابہ کہتے ہیں کہ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔اپنے چچا کی یاد تازہ ہونے پر یقیناً یہ آنسو نکلے ہوں گے۔وہ چچا جس نے ابوجہل کے مقابلہ میں آپ کا ساتھ دیا تھا اور آپ کے حق میں کھڑے ہوئے تھے لیکن حضرت حمزہ کے قاتل سے قدرت رکھنے کے باوجود آپ نے شفقت اور عفو کا سلوک فرمایا اور وحشی کو معاف فرمایا۔(الکامل فی التاریخ لابن اثیر۔ سنۃ ثمان ذکر فتح مکۃ صفحہ 258-257 مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ سعودی عرب)

’’فتح مکہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عکرمہ(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن ابوجہل کے قتل کا حکم دیا تھا۔کیونکہ یہ جنگی مجرم تھا اس لئے قتل کا حکم دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اور ان کا والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے میں سب سے زیادہ شدت اختیار کرنے والے تھے۔جب عکرمہ کو یہ خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دے دیا ہے تو وہ یمن کی طرف بھاگ گیا۔اس کی بیوی جو اس کی چچا زاد تھی اور حارث بن ہشام کی بیٹی تھی اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے پیچھے پیچھے گئی۔اس نے اسے ساحلِ سمندر پر کشتی پر سوار ہونے کا منتظر پایا۔انتظار میں کھڑا تھا کہ کشتی آئے تو مَیں یہاں سے سوار ہو کر جاؤں۔ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عکرمہؓ کو اس کی بیوی نے کشتی میں سوار پایا اور اسے اس مکالمے کے بعد واپس لے آئی کہ اے میرے چچا زاد!مَیں تیرے پاس سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے،سب سے زیادہ نیک سلوک کرنے والے اور لوگوں میں سے سب سے بہتر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے آئی ہوں۔تم اپنے آپ کو برباد نہ کرو۔مَیں نے تمہارے لئے امان طلب کر لی ہے۔واپس آ جاؤ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں معاف کر دیں گے۔کچھ نہیں کہا جائے گا۔عکرمہ اپنی بیوی کے ساتھ واپس آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)!میری بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ درست کہتی ہے۔آپ کو امان دی گئی ہے۔اس بات کا سننا تھا کہ عکرمہ نے کہا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔پھر عکرمہ نے شرم کے باعث اپنا سر جھکا لیا۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عکرمہ!ہر وہ چیز جو میری قدرت میں ہے اگر تم اس میں سے کچھ مجھ سے مانگو تو مَیں تم کو عطا کر دوں گا۔عکرمہؓ نے کہا۔مجھے میری وہ تمام زیادتیاں معاف کر دیں جو مَیں آپؐ سے کرتا رہا ہوں۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِر لِعِکْرِمَۃَ کُلّ عَدَاوَۃٍ عَادَانِیْھَا اَوْ مَنْطَقٍ تکَلَّمَ بِہٖ۔کہ اے اللہ!عکرمہ کو ہر وہ زیادتی جو وہ مجھ سے کرتا رہا ہے بخش دے۔یا آپ نے فرمایا کہ اے اللہ!عکرمہ میرے بارہ میں جو بھی کہتا رہا ہے وہ اس کو بخش دے‘‘۔کیا اس جیسی معافی کی کوئی مثال ہے؟ ۔(السیرۃ الحلبیۃ لعلامہ ابوالفرج نورالدین۔ ذکر فتح مکہ شرفھا اللہ تعالیٰ جلد3 صفحہ 132 مطبوعہ بیروت 2002ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّم اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ایک شخص فضالہ بن عُمیر فتح مکہ کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے تو آپ کے قریب قتل کی نیت سے آیا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے اس منصوبے کی خبر کر دی۔آپ نے اسے دیکھ لیا، بلایا تو وہ گھبرا گیا۔پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ کس نیت سے آئے ہو۔ظاہر ہے جب پکڑا گیا تو اس نے جھوٹ بولنا تھا، بہانے بنانے لگا۔آپ مسکرائے اور پیار سے اسے اپنے پاس بلایا اور اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا،بغیر کسی خوف کے کہ ہتھیار اس کے پاس ہے،کس نیت سے وہ آیا ہوا ہے۔فضالہ کہتے ہیں کہ جب آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو میری تمام نفرت دور ہو گئی۔(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ، تحطیم الاصنام صفحہ 747 دارالکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2001ء)

جس ہستی کے قتل کے ارادے سے میں نکلا تھا اس کے اس دستِ شفقت نے میرے دل میں اس کی محبت کے دریا بہا دیئے۔پس یہ تھا میرے آقا کا اپنے دشمنوں سے سلوک۔مجرم پکڑا جاتا ہے تو اسے بجائے سزا دینے کے محبت کے تیر سے اس طرح گھائل کرتے ہیں کہ وہ آپکی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔کیا کوئی اور اس شفقت اور عفو کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔پس ان نمونوں پر چلنا ان کی طرف توجہ دینا آج کے مسلمانوں کا بھی فرض ہے۔ کاش کہ ان کو سمجھ آ جائے۔

امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن بھی دو معاملات میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت دی گئی،آپؐ نے اُن میں سے آسان ترین کو اختیار فرمایا سوائے اس کے کہ اسے اختیار کرنا گناہ ہوتا۔اور اگر اسے اختیار کرنا گناہ ہوتا تو آپ اس سے لوگوں میں سے سب سے زیادہ دور بھاگنے والے ہوتے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا سوائے اس کے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود میں ناجائز طریق سے داخل ہوتا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر سزا دیتے۔ (بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبیؐ حدیث نمبر 3560)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ دورانِ گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان جائیں۔حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے خلاف بددعا کی تھی اور یہ دعا کی تھی کہ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا (نوح:27)۔اے میرے ربّ! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔

یا رسول اللہ! اگر آپ حضرت نوح کی طرح ہمارے لئے بددعا کرتے تو ہم سب کے سب تباہ ہو جاتے۔آپ کی کمر کو لتاڑا گیا۔آپ کے چہرے کو خون آلود کیا گیا۔آپ کے سامنے کے دانت توڑے گئے مگر آپ نے صرف خیر کی بات ہی کی اور آپ نے یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔اے اللہ میری قوم کو بخش دے،ان کو معلوم نہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ ......الفصل واما الحلم صفحہ 73 جزء اول دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا۔اور صرف انہیں چند لوگوں کو سزا دی جن کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا۔اور بجز ان ازلی ملعونوں کے ہر یک دشمن کا گناہ بخش دیا اور فتح پا کر سب کو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ (یوسف:93) کہا۔اور اس عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا۔اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا۔‘‘

(براہین احمدیہ۔ ہر چہار حصص۔روحانی خزائن جلد1 صفحہ 287-286 بقیہ حاشیہ نمبر 11)

پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو تھا جو مخالفوں کی نظر میں بظاہر ایک بہت مشکل بات تھی۔کبھی اس طرح کا عفو دکھایا جا سکتا ہے؟۔لیکن جب آپؐ سے یہ حسنِ سلوک دیکھا تو اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ اسلام قبول کر لیا۔ کاش آج مسلمان بھی اس نکتہ کو سمجھ لیں تو اسلام کے پیغام کو کئی گنا ترقی دے سکتے ہیں۔کاش کہ یہ لوگ شدت پسند گروہوں کے چنگل سے نکل کر اس اسوہ پر غور کریں جو ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔آمین

❁ ❁ ❁

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جو شدت ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ یہ الٰہی جماعت ہے۔قرآن کریم نے ہمیں بتادیا ہے کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن آخری نتیجہ الٰہی جماعتوں کے حق میں ہی نکلتا ہے۔

ہمیں دنیاوی حکومتوں اور دنیاوی وجاہتوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔غرض ہے تو صرف اس بات سے کہ بندے اور خدا کا تعلق پیدا ہو جائے اور دوسرا یہ کہ خدا کے بندے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو حسین تعلیم لائے تھے اس پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اس کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

مغلوب ہونا تو مخالفین احمدیت کا مقدر ہے اور نصرت الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ ہے، ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔لیکن اس نصرت کے آنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے شرط رکھی ہے۔آج ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ اس شرط کو پورا کرنے کی فکر میں رہے اور وہ شرط ہے تقویٰ۔اللہ تعالیٰ دین کی تائید و نصرت کرتا ہے مگر وہ نصرت تقویٰ کے بعد آتی ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نہایت ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

(جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براہ راست نہایت پُرشوکت اختتامی خطاب۔)

اختتامی خطاب سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ 28/دسمبر 2010ء بمطابق 28/فتح 1389 ہجری شمسی بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 2010ء از طاہر ہال مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا۔ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ۔وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ۔وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ۔ (سورۃ ابراھیم:16)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم لازماً ہماری ملت میں واپس آ جاؤ گے۔تب اُن کے رب نے ان کی طرف وحی کی کہ یقیناً ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔اور ہم تمہیں ان کے بعد ملک میں بسا دیں گے۔یہ اُس کے لئے ہے جو میرے مقام سے خوف کھاتا ہے اور میری تنبیہ سے ڈرتا ہے۔اور انہوں نے اللہ سے فتح مانگی اور ہر جابر دشمن ہلاک ہوگیا۔

انبیاء کے مخالفین کا ہمیشہ یہی اصول رہا ہے کہ نبی کے دعوے کے بعد جب وہ دیکھتے ہیں کہ لوگ اُس نبی اور پیغمبر کی بات سننے کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو دنیاوی سرداروں کو بھی فکر پڑ جاتی ہے کہ ہماری سرداری خطرے میں پڑنے والی ہے اور نام نہاد دینی رہنماؤں کو بھی فکر ہوتی ہے کہ ہمارے منبر و محراب کو خطرہ پیدا ہونے والا ہے۔تب دونوں ایک ہو کر اس حالت میں نبی اور اس کی جماعت کی مخالفت میں اپنی تمام تر طاقتیں صرف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔حالانکہ دونوں کے جو خطرے ہیں خود پیدا کردہ ہیں، خود ساختہ ہیں۔ نبی تو اُن کی اور قوم کی نجات کے لئے آتے ہیں۔اُن کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں تاکہ صرف دنیاوی خطرات ہی دور نہ کئے جائیں بلکہ اُخروی نجات کے بھی سامان پیدا ہوں۔لیکن جن کی نظر صرف دنیاداری کی ہو وہ یہ پیغام نہیں سمجھ سکتے جو انبیاء اور رسولوں کا ہوتا ہے۔اور رسولوں کی مخالفت میں اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ اُن پر اور اُن کے ماننے والوں پر ہر قسم کے پیچ اور ظالمانہ اور بہیمانہ حملے کرتے ہیں۔ہر قسم کی کارروائی کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔

اِن آیات میں جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، انبیاء اور اُن کی جماعتوں کے مخالفین کا ذکر کیا گیا ہے۔قرآنِ کریم جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کی جامع کتاب ہے، جو شریعت کی کامل اور مکمل کتاب ہے اور تاریخ انبیاء سے بھی آگاہ کرنے والی ہے، مخالفینِ انبیاء کی تمام تر گھٹیا اور ظالمانہ حرکتوں کو بھی بتانے والی ہے اور آئندہ کی پیشگوئیوں کو بھی سمیٹے ہوئے ہے، اس میں مختلف رنگ میں واقعات بیان کر کے خدا تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو یہ بتاتا ہے کہ یہ واقعات نہ صرف آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی دہرائے گئے اور ہر رسول کی مخالفت کی طرح آنحضرت ﷺ کی مخالفت بھی ہونی تھی اور ہوئی کہ یہی دنیا والوں کا ہمیشہ دستور رہا ہے۔بلکہ یہ بھی ہمیں بتاتا ہے کہ جب وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی قرآنی پیشگوئی پوری ہونی تھی اور آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق نے مسیح و مہدی کا دعویٰ کرنا تھا اور اس لحاظ سے نبی ہونے کا اعزاز پانا تھا۔ایسا اعزاز جو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اور آپ کے عشق میں فنا ہو کر ایک غیر شرعی نبی کی صورت میں مسیح موعود کو ملنا تھا،تو تب بھی یہ مخالفت ہونی تھی اور یہی باتیں سننے کو ملنی تھیں جو تمام انبیاء کو سننے اور دیکھنے کو ملیں۔

پس قرآنِ کریم میں صرف ایک تاریخ بیان کر کے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو تسلی ہی نہیں دلائی بلکہ اُمّتِ مسلمہ کو یہ بھی بتایا کہ جب وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِم (الجمعة:4) کی پیشگوئی پوری ہو تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے برف کے سِلوں پر گھٹنے کے بل چلتے ہوئے بھی جانا پڑے تو جانا اور آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کو جو زمانے کا امام اور مسیح و مہدی ہوگا، اُس کو اُس کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سلام بصد ادب پہنچانا اور مخالفین سے ہوشیار رہنا کہ مخالفین کے ساتھ مل کر مسیح و مہدی کی مخالفت کر کے کہیں تم بھی رسولِ مقبول ﷺ کی ناراضگی نہ مول لے لینا۔

(سنن ابن ماجه ۔کتاب الفتن۔ باب خروج المهدی حدیث نمبر 4082)

لیکن اس وقت بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ قرآنِ کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی اور ارشاد کو پسِ پشت ڈال کر اس کاسرِ صلیب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ مسیح و مہدی کی مخالفت میں کمر بستہ ہے اور صرف معمولی مخالفت کی حد تک نہیں، صرف انکار کی حد تک ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ اور نبی کے مخالفین کے ردّعمل کا جو بیان قرآنِ کریم میں فرمایا ہے، اس پر عمل پیرا ہیں۔اور یہی اعلان ہے کہ اے احمدیو! تم مسیحِ موعود اور مہدی معہود کا انکار کر کے ہمارے اندر دوبارہ آ جاؤ، ہم میں شامل ہو جاؤ۔اور جس سچ کو تم تمام تر نشانیوں کو دیکھتے ہوئے سچ کہہ رہے ہو اور جس سچ کے ساتھ تم زمینی اور آسمانی تائیدات کے ہر لمحہ اظہار دیکھ رہے ہو، جس سچ کے ساتھ تم خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ہر روز نئے نئے اظہار ملاحظہ کر رہے ہو، اُس سچ کو جھوٹ کہو کہ یہ سچ ہماری کرسیوں کے لئے خطرہ ہے، کہ یہ سچ ہمارے منبر و محراب کو اس شدت سے ہلا رہا ہے کہ ہمارے جھوٹ کا پول کھلنے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

پس ہم کسی صورت میں بھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ایسے سچ کا ساتھ دیں۔ یہ ان لوگوں کا ردّعمل ہے ۔اور اپنے ذاتی مفادات چھوڑ دیں اور دنیاوی منفعتوں سے محروم ہو جائیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔پس یا تو ہماری مانو یا پھر یہ زمین چھوڑ دو۔اس ملک سے، اس زمین سے نکل جاؤ۔ مولوی یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ دو ہی صورتیں ہیں کہ تم ہمارے جھوٹ کو سچ کہو اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو جھوٹ یا پھر ہمارے ملک سے نکل جاؤ، ہمارے علاقے سے نکل جاؤ۔تمہارے لئے ہمارے علاقے میں، ہمارے ملک میں، ہماری دنیاوی حکومت میں کوئی جگہ نہیں۔اور یہ اعلان اور یہ رویہ اُن تمام نام نہاد مولویوں اور بعض علاقوں میں سیاسی مفادات کی خاطر ظلم کی پشت پناہی کرنے والے سیاستدانوں کا بھی ہے، جس میں بھارت بھی شامل ہے۔

مثلاً پچھلے دنوں سے رپورٹیں آ رہی تھیں کہ کلپنا گاؤں میں جو مہاراشٹر میں ہے وہاں ہمارے دو معلمین کو مارا

پیٹا گیا اور گاؤں سے نکلنے کے لئے کہا گیا۔ جب ہمارے لوگ ایف آئی آر (FIR) درج کرانے گئے تو لوگوں کے پریشر میں آکر پولیس نے بھی ایف آئی آر درج نہیں کی۔ لوگوں کے جانے کے بعد اگر ایف آئی آر درج کی تو ساتھ ہی یہ نوٹس بھی دے دیا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔ یہ شہر چھوڑ دیں ورنہ ہم آپ لوگوں کی حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ تو یہ بعض حکومتی اداروں کا بھی رویہ ہوتا ہے جو کہ کمزوری دکھا رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح آسام میں، کرناٹک میں، یوپی میں، دیرادون میں بھی جب مخالفین کو موقع ملتا ہے، اس مخالفت میں شدت لاتے ہیں اور سیاستدان شاید اس لئے مولوی سے خوفزدہ ہیں کہ لوگوں سے ووٹ لینے ہیں۔ حالانکہ یہ اُن کی بڑی غلط فہمی ہے۔ مولویوں کے پاس سوائے کچھ اوباش اور فساد پیدا کرنے والے لوگوں کے ووٹ کی طاقت نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو مولوی اتنا خودغرض ہے کہ خود ان لیڈروں کے مقابل پر آ جاتا۔

گزشتہ دنوں کرناٹک کے ایک گاؤں ارل کپّہ سے ہمارے ایک معلم کو اغواء کر لیا گیا اور ابھی تک پتہ نہیں چلا۔ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد اس کی بازیابی کے سامان پیدا فرمائے۔ بہرحال حق کے مقابلہ میں شیطان اپنی تدبیریں کرتا ہے اور یہ انبیاء اور رسولوں کی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ دشمن کا یہی زور ہوتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ، ہماری بات مان لو، ہمارے کہنے پر عمل کرو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم سے جو بن پڑا کریں گے۔

پس جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جو شدت ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ یہ الٰہی جماعت ہے اور اس میں گزشتہ چند سالوں سے پاکستان میں بھی، ہندوستان کے بعض علاقوں میں جہاں مسلمان اکثریت ہے، اور بعض دوسرے ممالک میں بھی یہ یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور منظم ہونا اب خاص طور پر مسلمان حکومتوں اور نام نہاد مولویوں کو کھٹک رہا ہے۔ یہ دنیادار ہیں۔ صرف دنیا کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ ایک خالصتاً دینی جماعت ہے۔ اُس کو کبھی بھی حکومتوں سے دلچسپی نہیں رہی۔ ہاں دلچسپی ہے تو صرف اور صرف ایک بات سے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حضور جُھک جائے اور اُس کا حق ادا کرنے والی بن جائے۔ اور اسی طرح بندہ بندے کے حقوق ادا کرنے والا بن جائے۔ امن اور محبت اور پیار کی فضا پیدا ہو جائے تاکہ دنیا میں ہر طرف ہمیں بھائی چارے کے نظارے نظر آئیں۔ اور یہی بات ایک فتنہ پرداز اور ذاتی مفاد حاصل کرنے والے کو کھٹکتی ہے کہ اگر دنیا اتنی پُرامن ہو جائے تو ہماری گروہ بندی، ہماری طاقت کا اظہار، ہماری ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کس طرح کامیاب ہوں گی؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ مجھے دنیاوی حکومتوں سے کوئی غرض نہیں۔ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ141)

پس ہم تو اس مسیح ومہدی سے تعلق رکھنے والے اور اُس سے منسوب ہونے والے اور اُس سے تربیت حاصل کرنے والے ہیں۔ ہمیں دنیاوی حکومتوں اور دنیاوی وجاہتوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ غرض ہے تو صرف اس بات سے کہ بندے اور خدا کا تعلق پیدا ہو جائے۔ اور دوسرا یہ کہ خدا کے بندے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو حسین تعلیم لائے تھے اُس پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ہمارے عہد بیعت میں شامل ہے۔ اس راستے میں ابتلاء اور مصائب پہلے لوگوں نے بھی برداشت کئے تھے اور ہمیں بھی برداشت کرنے پڑیں گے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بتا دیا ہے کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ لیکن آخری نتیجہ الٰہی جماعتوں کے حق میں ہی نکلتا ہے اور یہی وعدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں سے پھرا نہیں کرتا۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دشمن تمہیں ملک سے نکالنے یا اپنے میں واپس آنے کی دھمکی دیتا ہے تو اُس سے خوفزدہ نہ ہو۔ فرمایا لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ۔ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ پس چاہے وہ پاکستان کے ظالم ہیں یا بھارت کے ظالم ہیں یا انڈونیشیا کے ظالم ہیں یا کسی بھی اور ملک کے ظالم ہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ لیکن ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ یہ ظلم فی زمانہ سب سے زیادہ مسلمان خدا اور رسول کے نام پر کر رہے ہیں اور اسلام کے نام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے، دنیا میں ہر جگہ ہر وہ احمدی جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہے، چاہے وہ پیدائشی احمدی ہے یا نومبائعین میں سے ہے، دشمن کی ہر قسم کی زیادتیوں اور ظلموں کو خدا تعالیٰ کی خاطر برداشت کرنے کو عین سعادت سمجھتا ہے۔ اس یقین پر قائم ہے کہ جب خدا تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے، قادر و توانا ہے، تمام دنیا اُس کی ملکیت ہے تو یہ عارضی حکومت والے اور عارضی طور پر کسی جگہ کے قابض ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟

خدا تعالیٰ نے جس طرح پہلے انبیاء کو تسلی دلائی تھی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی تسلی دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خداوند کریم نے بار ہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرتِ الٰہی تیرے شاملِ حال ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا"۔

(انوار الاسلام روحانی خزائن جلد9 صفحہ54-53)

پس مغلوب ہونا تو مخالفین احمدیت کا مقدر ہے اور نصرتِ الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ ہے، ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

لیکن اس نصرت کے آنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے شرط رکھی ہے۔ اگر ہم اس شرط پر عمل کریں گے جو خدا تعالیٰ نے رکھی ہے تو نصرت کے نظارے ہر آن دیکھتے رہیں گے۔ پس آج ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ اس شرط کو پورا کرنے کی فکر میں رہے۔ اور وہ شرط ہے تقویٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ دین کی تائید اور نصرت کرتا ہے مگر وہ نصرت تقویٰ کے بعد آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے نشانات اور معجزات اس لئے عظیم الشان قوت اور زندگی کے نشانات ہیں کہ آپ سیّد المتقین تھے۔ آپؐ کی عظمت اور جلال کا خیال کرکے بھی انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب پھر اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ آپؐ کا جلال دوبارہ ظاہر ہو اور آپؐ کے اسمِ اعظم کی تجلّی دنیا میں پھیلے۔ اور اسی لئے اُس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس کی غرض اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے۔ اس لئے کوئی مخالف اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔ (ملفوظات جلد3 صفحہ23-22 جدید ایڈیشن)

پس جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے قائم کردہ سلسلے کا تعلق ہے کوئی مخالف اور کسی قسم کی کوئی مخالفت اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی لیکن سلسلہ میں شامل افراد کو خدا تعالیٰ نے اس کامیابی میں حصہ دار بنانے کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ تقویٰ پیدا کرو۔ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کرو۔ اپنی وہ حالت بناؤ جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ فرمایا تو ساتھ ہی فرمایا کہ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ۔ یہ وعدہ اس کے لئے ہے جو میرے مقام سے خوف کھاتا ہے اور میری وعید اور تنبیہ سے ڈرتا ہے۔ پس اس وعدے کے حقدار وہی ہیں جن کے دل تقویٰ سے پُر ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے مقام کا خوف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تنبیہ سے ڈرتے ہیں۔ پس الٰہی وعدوں کے پورا ہونے کے امیدوار بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ صرف اس بات پر خوش ہو جانا، جس طرح آج کل کے نام نہاد مولوی کے پیچھے چلنے والے مسلمان سمجھتے ہیں کہ ہم اُمّت میں سے ہیں اس لئے ہمیں لائسنس مل گیا ہے کہ ہم جیسے بھی عمل کرتے رہیں، جو کچھ بھی کرتے رہیں، ظلم وتعدی کی انتہا کرتے رہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا رہے گا اور ہم دنیا پر غالب آ جائیں گے۔ اسلام کا غلبہ تو اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ منسلک ہو کر ہی مقدر ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔ اس لئے یہ ان کی بھول ہے۔

کیا یہ تقویٰ ہے جو اسلام کے نام پر کر رہے ہیں کہ کلمہ گوؤں کی قتل وغارت کا بازار گرم کیا ہوا ہے؟ کیا یہ تقویٰ ہے کہ بلاتخصیص بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور بیماروں اور معصوموں کو بموں سے اڑایا جا رہا ہے؟ کیا یہ تقویٰ ہے کہ خودکش بموں سے اپنے آپ کو اڑانے کے لئے بچوں کو تیار کیا جا رہا ہے؟ یہ سب ظالمانہ فعل ہیں جن کا تقویٰ سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ پس آج اگر کوئی تقویٰ کی صحیح تعلیم پا سکتا ہے تو مسیح موعود اور مہدی معہود کا غلام، جس کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے مامور فرمایا ہے۔ پس ہر احمدی اپنے اس مقام کو سمجھے کہ ہماری فتح بھی تقویٰ سے مشروط ہے۔ اور یہی ایک فرق کرنے والی اور ممتاز کرنے والی لکیر ہے جو احمدی اپنے مسلمان اور دوسروں کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ اس زمانے کے مولوی کے تقویٰ کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "اس وقت تقویٰ بالکل اُٹھ گیا ہے۔ اگر مُلّانوں کے پاس جائیں تو وہ اپنے ذاتی اور نفسانی اغراض کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ مسجدوں کو دکانوں کا قائم مقام سمجھتے ہیں۔ اگر چار روز روٹیاں بند ہو جائیں تو کچھ تعجب نہیں کہ نماز پڑھنا پڑھانا ہی چھوڑ دیں۔ اس دین کے دو ہی بڑے حصے تھے۔ ایک تقویٰ، دوسرے تائیداتِ سماویہ۔ مگر اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ باتیں نہیں رہیں۔ عام طور پر تقویٰ نہیں رہا۔ اور تائیداتِ سماویہ کا یہ حال ہے کہ خود تسلیم کر بیٹھے ہیں کہ مدت ہوئی ان میں نہ کوئی نشانات ہیں نہ معجزات اور نہ تائیداتِ سماویہ کا کوئی سلسلہ ہے۔ جلسہ مذاہب میں مولوی محمد حسین نے صاف طور پر اقرار کیا تھا کہ اب معجزات اور نشانات دکھانے والا کوئی نہیں۔ اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ تقویٰ نہیں رہا۔ کیونکہ نشانات تو متقی کو ملتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ22 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مولوی کا جو نقشہ کھینچا ہے آج بھی یہی نقشہ ہے۔ آج بھی یہی

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

حال ہے۔فرق صرف یہ پڑا ہے کہ بعض مسلمان حکومتوں نے اپنی تیل کی دولت ان پر خرچ کر کے ان کی قیمت روٹیوں سے بڑھا کر بنگلوں اور جائیدادوں تک کردی ہے۔اپنے ملکوں کا حال تو ہم جانتے ہیں اور واقف ہیں۔ ہمارے عزیز رشتہ دار اور خود ہم جائزے بھی لیتے رہتے ہیں۔لیکن ایک واقعہ پیش کرتا ہوں جو افریقہ کے ایک ملک کا ہے۔اس افریقن مولوی میں کم از کم یہ شرافت ہے کہ کہہ دیا کہ مَیں پیسوں کے ہاتھوں مجبور ہوں۔

افریقہ کے ایک ملک کے لوکوسا ریجن کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہمارے مخالف مولوی کو احمدیت کی مخالفت کے لئے کویت، سعودی عرب اور لیبیا سے پیسہ ملتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جگہ جگہ مخالفت دیکھ کر ایک دن فیصلہ کیا کہ اس علاقہ کا بڑا امام نسبتاً شریف آدمی ہے اور بعض کا رشتہ دار بھی ہے اسے جا کر ملتے ہیں کہ کچھ انسانیت اختیار کرے اور اپنے لوگوں کو سمجھائے۔ چنانچہ ہم کچھ احمدی اس سے ملنے گئے اور اس تعلق میں اس سے بات کی کہ آپ کیوں ہماری مخالفت کرتے ہیں۔اُس نے جواباً کہا کہ وہ جانتا ہے کہ صحیح تعلیم اسلام کی احمدیت ہی دے رہی ہے۔صحیح اسلام پر عمل بھی احمدی ہی کر رہے ہیں لیکن وہ مجبور ہے کیونکہ اس چیز کے تو اس کو پیسے ملتے ہیں۔

پس جو انسان کو اپنا رازق سمجھے گا اُس میں تقویٰ کس طرح ہوسکتا ہے؟ اور نشاناتِ سماوی اور تائیداتِ الٰہیہ ایسے شخص کو کس طرح حاصل ہوسکتی ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں اللہ تعالیٰ آج بھی اپنی تائیدات دکھاتا ہے اور جو سمجھنے والے ہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی سمجھ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس کے ساتھ ہے۔افریقہ کے لوگ جو عموماً پاک فطرت رکھتے ہیں، اُن میں اس کثرت سے احمدیت اور حقیقی اسلام پھیل رہا ہے جو اُن کے سعید فطرت ہونے کی دلیل ہے۔اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں انہیں نشانات بھی دکھاتا ہے۔کس طرح دکھاتا ہے۔اس کی ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ہمارے نائیجر کے مبلغ عامر ارشاد صاحب کہتے ہیں کہ ایک تربیتی پروگرام تھا اماموں اور چیف کے ساتھ تبلیغی پروگرام تھا۔اس کے بعد جب ایک امام واپس اپنے دیہات میں پہنچے جس کا نام گرھیں سامی ہے تو عقیقہ کی تقریب کے موقع پر وہاں احمدیت کے مخالف مولوی بھی آئے اور اس دیہات کے امام صاحب جو ہمارے پروگرام میں شامل ہوئے تھے اُنہیں تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ احمدیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور انہوں نے تمہیں پیسے دے کر اپنی طرف مائل کرلیا ہے۔اس پر اس امام نے انہیں جواب دیا کہ جب ہم مراوی گئے تو انہوں نے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہی جو قرآن اور حدیث سے باہر ہو اور انہوں نے ہمیں امام مہدی کی آمد کا پیغام دیا ہے۔اور اگر تم کہتے ہو کہ مَیں احمدیوں کے ہاتھ میں بِک گیا ہوں تو پھر مَیں کہتا ہوں کہ اگر یہ مہدی سچا ہے تو اللہ تعالیٰ آج بارش برسائے اور ہم سب کو اس کی یعنی مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا نشان دکھائے۔اب اُس نے ایک ایسا نشان مانگا جو خالصتاً خدا تعالیٰ کی قدرت ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مہدی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اُسی شام اس پورے علاقے میں میلوں تک بارش برسائی اور اردگرد کے دیہاتوں کے جتنے امام اور احباب اس پروگرام میں شامل تھے، ان سب کے دیہاتوں تک بارش پہنچی اور اسّی ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی۔ جبکہ نائیجر میں پندرہ ستمبر تک بارشوں کا موسم ختم ہوجاتا ہے اور یہ واقعہ اکتوبر کا ہے۔ چنانچہ ان امام صاحب نے اسی شام ہمارے مشن کو فون کیا اور یہ سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی سچائی ظاہر کردی ہے۔ مَیں آج سے احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور مرتے دم تک احمدیت پر قائم رہنے کا عہد کرتا ہوں۔انہوں نے ہمارے معلم صاحب کو اپنے گاؤں آنے کی بھی دعوت دی۔وہ ان کے گاؤں میں گئے اور وہاں ایک تبلیغی مجلس ہوئی اور اس کے بعد سارے کا سارا گاؤں احمدیت میں شامل ہوگیا۔

اسی طرح بینن سے ہمارے مبلغ میاں قمر احمد لکھتے ہیں کہ ایک ریجن میں ایک جماعت سجدےنُو ہے۔اس کے احمدیت قبول کرنے والے معلم نورالدین صاحب نے بتایا کہ وہ احمدی ہونے سے قبل غیر احمدی مسجد کا امام تھا۔ جب اس نے احمدیت قبول کی تو اس کے شاگرد کو لوگوں نے مسجد کی امامت دے دی۔ کیونکہ یہ احمدی ہوگیا ہے اور اب مسلمانوں کو نماز نہیں پڑھا سکتا۔اب اس شاگرد نے کہنا شروع کردیا کہ میرے استاد نے جو مذہب قبول کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔وہ اسلام نہیں ہے۔احمدی اور غیر احمدی اس کی باتیں سن کر اکٹھے ہوئے۔ان میں کم از کم یہ شرافت تھی کہ بجائے مخالفت کرنے کے اکٹھے ہوئے اور یہ کہا کہ اگر یہ شاگرد سچا ہے اور استاد جھوٹا ہے تو شاگرد اپنی سچائی کا نشان دکھائے۔اور اسی طرح اگر استاد سچا ہے اور شاگرد جھوٹا ہے تو استاد نشان دکھائے۔ بہر حال پرانے امام کا وہاں اثر تھا لیکن مخالفت کی وجہ سے لوگوں نے صرف نمازیں پیچھے پڑھنا چھوڑ دیں۔عوام کے اس طریقِ فیصلہ کو نورالدین صاحب نے قبول کرلیا جو احمدی ہوئے تھے اور کہا کہ میرا یقین ہی نہیں بلکہ ایمان ہے کہ میرا مذہب احمدیت حقیقی اسلام ہے اور سچا ہے۔میرا خدا ضرور کوئی نشان دکھائے گا۔چنانچہ اس نشان کے اگلے دو تین دن کے اندر اس گاؤں میں تیز بارش ہوئی اور ساتھ بجلی گری۔اور اس بجلی کے گرنے سے اس شاگرد کے تین چار جانور مر گئے۔ باقی سارا گاؤں محفوظ رہا۔اس نشان کے بعد اب لوگ مخالفت چھوڑ گئے ہیں اور وہاں مزید 92 بیعتیں ہوئی ہیں اور بیعتوں کا سلسلہ جاری ہے۔یہ ہیں سماوی نشانات جو اللہ دکھاتا ہے۔

یہ دو مثالیں سامنے آئی ہیں تو مَیں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔اللہ کے فضل سے رپورٹس میں روزانہ ہی کوئی نہ کوئی خوشخبری اور خوش کُن باتیں مل رہی ہوتی ہیں۔اور الٰہی تائیدات کے یہ واقعات دیکھ کر نومبائعین کے ایمان اور بھی مضبوط ہوتے ہیں۔یہ صرف افریقہ کی ہی بات نہیں ہے۔تائیدات کے نشانات انڈیا میں بھی نظر آتے ہیں۔اَور جگہوں پر بھی نظر آرہے ہیں۔انڈیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے باقی ممالک کی طرح احمدی نومبائعین بھی ایمان اور ایقان میں بڑھ رہے ہیں۔دلوں کی یہ تبدیلی الٰہی تائیدات نہیں تو اور کیا ہے۔کوئی زبردستی دلوں کو تبدیل نہیں کرسکتا۔مخالفین کی مخالفتوں اور اُس کے لئے تمام زور صرف کرنے کے باوجود ان احمدیوں کے ایمان مضبوط ہو رہے ہیں اور مسیح موعودؑ کی بیعت پر پورے یقین سے قائم ہیں۔ بلکہ بعض جگہ لالچ بھی دیا جاتا ہے۔افریقن ممالک جن میں عموماً غربت بہت زیادہ ہے اور غریب کا لالچ میں آجانا بھی آسان ہے۔لیکن غریب ہی ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ ایمان لانے والوں میں سبقت لے جاتے ہیں اور جنت میں جانے والوں میں بھی سب سے پہلے جانے والے وہی ہیں۔

اس ایمان کی مضبوطی کے بھی ایک دو واقعات سنادوں۔بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بینن کے ریجن داسا میں مخالف مولوی لوگوں کو احمدیت سے دور رکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔اور جو لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر لیتے ہیں مولوی اُن کے گاؤں میں جا کر انہیں مسجد بنا کردینے کا وعدہ کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ سے اپنے تعلقات ختم کرنے پر زور دیتے ہیں۔ بالخصوص جن دیہاتوں میں احمدیت کا نفوذ پہلی بار ہوا ہے انہیں ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں۔داسا شہر سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں اِگانگبا (Igangba) میں جب مولویوں کا وفد پہنچا اور انہوں نے نومبائعین کو ورغلانے اور احمدیت چھوڑنے کا کہا اور ساتھ انہیں مسجد بنا کر دینے کا وعدہ بھی کیا۔انہیں سعودی عرب، کویت اور یہ جو دوسرے ملک ہیں مساجد بنانے کے لئے رقوم بھی فراہم کرتے ہیں۔نومبائعین نے انہیں روک دیا اور کہا ہم گزشتہ کئی سالوں سے مسلمان ہیں آپ لوگ تو کبھی بھی ہمیں نماز روزہ سکھانے نہیں آئے، اور اب احمدیوں نے ہمیں قرآن اور نماز سکھانا شروع کی ہے تو تم لوگ مسجد بنانے اور احمدیت کو چھوڑنے کا سبق دینے آگئے ہو۔اگر ہمارے گاؤں میں مسجد بنے گی تو وہ جماعت احمدیہ کی ہی بنے گی ورنہ نہیں بنے گی۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں جماعت کی مسجد تعمیر ہوگئی ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔ان غریبوں کو شاید دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے ملتی ہو لیکن ایمان کے مقابلے میں سب کچھ ہیچ ہے۔کاش کہ یہی بات ہمارے برصغیر کے مسلمانوں کو بھی نظر آجائے اور وہ مولوی کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے حق کی پہچان کرنے والے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان پیدا کرنے والے بن جائیں۔

پھر کانگو کنشاسا سے طاہر منیر صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت بِیٹا (Bita) کے قریبی گاؤں میں مخالفین نے ایک مسجد تعمیر کی تھی۔بِیٹا میں جماعت کی مسجد نہ ہونے کے باعث مخالفین نے احمدیوں کو بہکانے کی کوشش کی کہ تم بغیر مسجد کے نمازیں ادا کرتے ہو ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تم ہماری مسجد میں آکر جمعہ ادا کرلیا کرو اور ہمارے ساتھ مل جاؤ۔لیکن احمدی احباب اپنے ایمان پر قائم رہے اور ان کی پیشکش کو ٹھکرادیا اور ارادہ کیا کہ ہم خود اپنی مسجد بنائیں گے۔ چنانچہ اس سال نومبر میں احباب نے اپنی مدد آپ کے تحت ایک مسجد تعمیر کرلی ہے اور 3/دسمبر کو اس کا افتتاح بھی ہوا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا تھا نام رکھ دینا۔چنانچہ ’’مسجد محمودؔ‘‘ نام رکھا ہے۔اس مسجد سے جہاں یہاں کے احمدی احباب کے ایمان مضبوط ہوئے ہیں اس کے ساتھ ہی غیر از جماعت مخالفین کے منہ بھی شرم سے بند ہوگئے ہیں کہ احمدیت سے ہٹانے کی ان کی کوئی بھی تدبیر کارگر نہیں ہوئی۔افتتاح کے بعد گاؤں کے چیف دیگر معززین کے ساتھ وہاں آئے اور امیر صاحب کو کہا کہ آپ کی مسجد میں MTA لگ گیا ہے جو اس گاؤں کے لئے عزت کا موجب ہے اور سب بہت خوش ہیں۔یہاں جو پہلی مسجد تھی اس کے بنانے میں تو مرکز نے کچھ مدد کی تھی لیکن اب یہ یہاں مسجد بھی خود ہی بنا رہے ہیں۔

پس یہ مضبوط ایمان ہے جو جماعت احمدیہ میں اس وقت ہمیں نظر آتا ہے۔دنیا کے دور دراز کونوں میں جہاں جانے کے لئے سواری کا بھی کئی کئی دن انتظار کرنا پڑتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے اسلام کی حقیقی تعلیم پانے والے اپنے ایمان اور یقین میں روز بروز اضافہ کر رہے ہیں۔

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی
کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

یہاں مَیں اپنے احمدی انجینئرز کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں جنہوں نے ان جگہوں پر بڑی محنت اور قربانی سے جا کر سولر انرجی کے پینل لگائے ہیں اور بجلی کی وائرنگ وغیرہ کی ہے اور ایم۔ٹی۔اے کی سہولت مہیا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے۔ اس بستی کے غریب لوگ بھی یہ جلسہ اس وقت دیکھ رہے ہوں گے اور قادیان کی بستی کے نظارے کر رہے ہوں گے۔ یہ ہے خدا تعالیٰ کے اعلان اِنّـِی مَـعَک (تذکرہ صفحہ 630 ایڈیشن چہارم) کا اظہار جو آج بھی ہمیں ہر طرف نظر آ رہا ہے۔

مَیں نے گزشتہ خطبہ میں کہا تھا کہ ہمیں تو ہر طرف احمدیت کی ترقی کے نظارے نظر آ رہے ہیں مخالفتیں بیشک اپنی جگہ لیکن ان مخالفتوں نے جماعت کی ترقی کے راستے نہیں روکے۔ مُلّاں جہاں بھی ہے، جس ملک میں بھی ہے اپنا زور لگا رہا ہے کہ احمدیت کو ختم کرے۔ اس کوشش میں ہے کہ جانی اور مالی نقصان پہنچا کر احمدیوں کو اُن کے دین سے برگشتہ کرے لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر مخالفین کے ہر حربے کو اُن پر الٹا رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام، اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر نئی زمین اور نئے آسمان بنا رہا ہے۔ دنیا میں جہاں بھی اسلام کی خوبصورت اور حقیقی تعلیم پھیل رہی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ان غلاموں کے ذریعے سے پھیل رہی ہے اور جن جگہوں پر احمدی یہ تعلیم پہنچا رہے ہیں، ہمارے مبلغین اور دوسرے کام کر رہے ہیں وہاں کے شرفاء مسلمان بھی اور غیر مسلم بھی اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتے کہ حقیقی اسلام یہی ہے۔ افریقہ میں تو پڑھے لکھے مسلمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مولویوں نے ہمارے ذہنوں میں اس قدر احمدیت کی نفرت بھر دی تھی کہ ہم احمدیت کا نام بھی سننا گوارا نہیں کرتے تھے لیکن اب کسی طرح اتفاق سے احمدیت کا پیغام ہمارے کانوں میں پڑا ہے تو حقیقتِ حال کا علم ہوا ہے۔ اور ہم اگرچہ ابھی شامل تو نہیں ہیں لیکن پھر بھی بھرپور تعاون کرتے ہیں اور مخالفت ترک کرنے کی یقین دہانی کرواتے ہیں۔

یہ مخالفتیں تبلیغ کے راستے بھی کھولتی ہیں۔ بینن میں ہی ایک جگہ دو تین غیر از جماعت جو بڑے پڑھے لکھے اور امیر لوگ تھے دو تین جمعے ہماری مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے آتے رہے۔ چند دنوں کے بعد انہوں نے بتایا کہ ہم مولوی کی بات کی تصدیق کرنے آئے تھے کیونکہ وہ کہتا تھا کہ یہ لوگ غیر مسلم ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ گالیاں دیتے ہیں۔ وہاں عموماً وہ اگلے جمعہ کا جو خطبہ سناتے ہیں وہ میرے خطبوں کا خلاصہ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ خطبے سن کے تو ہمیں سوائے عشقِ رسول اور عشقِ خدا کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اور انہوں نے برملا اظہار کیا کہ ہم یہ دیکھ کر حیران ہوئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اس قدر بڑھے ہوئے لوگ ہیں جس کے متعلق ہمارے مولوی یہ کہتے ہیں۔ انہوں نے پھر یہ بھی کہا کہ ہم گو آپ کی جماعت میں ابھی شامل نہیں ہو رہے لیکن آپ کی سچائی کو دیکھ کر ہمارے دل میں یہ جوش پیدا ہوا ہے کہ ہم آپ کی تبلیغ میں حصہ لیں اور اس کے لئے اُن میں سے ایک نے کہا کہ مَیں آپ کو ریڈیو پر وقت خرید کر دوں گا تا کہ آپ احمدیت اور حقیقی اسلام کی تبلیغ کر سکیں۔ تو یہ انقلابات ہیں جو پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے زمین عطا کرنے کے نظارے۔

پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ اپنے فرستادوں اور رسولوں کے حق میں ایسے تائید کے نظارے دکھاتا ہے اور دکھاتا رہا ہے۔ اگر یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتی تو کب کی مٹ چکی ہوتی۔ یہ ایسے تائید کے نظارے ہیں کہ بعض دفعہ احمدی خود بھی حیران ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس کس طرح نظارے دکھا رہا ہے۔ مخالفین کے منصوبے ان پر الٹائے جاتے ہیں۔ اور ہم نے احمدیت کی تاریخ میں یہی دیکھا ہے کہ مخالفینِ احمدیت اپنے جن خداؤں پر انحصار کرتے ہوئے اپنے زعم میں احمدیت کو ختم کرنے کے لئے اٹھے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کے خداؤں کو نیست و نابود کر دیا۔ مذاہب کی یہی تاریخ ہے جس کو دیکھ کر عقل والے عبرت حاصل کرتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے ان نام نہاد علماء پر، پڑھے لکھے مسلمانوں پر جو قرآنِ کریم پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی انذاری پیشگوئیوں کو پڑھتے ہیں، مومن اور غیر مومن کے پرکھنے کے معیار کو پڑھتے ہیں، انبیاء کے مخالفین کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سلوک کو پڑھتے ہیں پھر بھی مخالفت سے باز نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِھِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُوْلِی الْاَلْبَابِ (یوسف:112) کہ یقیناً ان تاریخی واقعات کے بیان میں عقل والوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔ لیکن عبرت تو عقل والوں کے لئے ہے ان کی تو عقلیں ہی ماری گئی ہیں۔ مولویوں نے ان کے دماغوں پر برف جما دی ہے۔ خود ان کے اپنے اوپر برف جمی ہوئی ہے۔ ایک سو بیس سال سے احمدیت کی دنیا میں ترقی کو دیکھ کر جس میں غریبوں کی عاجزانہ کوششیں اور قربانیاں شامل ہیں اور دعائیں شامل ہیں جبکہ اس کے مقابل پر تیل کی دولت کا بے دریغ خرچ ہو رہا ہے لیکن پھر بھی ان کو عقل نہیں آتی کہ تیل کی دولت پیچھے ہٹ رہی ہے اور یہ قربانیاں اور کوششیں اپنا قدم آگے بڑھاتی چلی جا رہی ہیں۔ ترقی پر ترقی کی منازل طے ہو رہی ہیں۔ غریب جو ہے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ آگے قدم بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ کیا اب یہ لوگ خدا سے لڑیں گے؟ بہتر ہے کہ احمدیوں پر ظلم کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی تقدیر جو اسلام کی فتح کے لئے مسیح و مہدی کے ذریعے سے ظاہر ہو رہی ہے اس کا حصہ بن جائیں۔ ورنہ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (ابراھیم:16) (اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فتح مانگی اور ہر جابر دشمن ہلاک ہو گیا) کا انذار جیسے پہلے سچا ثابت ہوتا آیا ہے آج بھی اپنی ہیبت ناک چمک دکھانے کی طاقت رکھتا ہے۔

پس ہوش کرو اور ہوش کرو کہ خدا تعالیٰ کے منصوبوں کے آگے جب بھی اپنے منصوبے لاؤ گے، نہ صرف تمہارے منصوبے پارہ پارہ ہو جائیں گے بلکہ تم خود بھی تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیئے جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’جن لوگوں نے انکار کیا اور جو انکار کے لئے مستعد ہیں اُن کے لئے ذلت اور خواری مقدر ہے۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر یہ انسان کا افتراء ہوتا تو کب کا ضائع ہو جاتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ مفتری کا ایسا دشمن ہے کہ دنیا میں ایسا کسی کا دشمن نہیں۔ وہ بیوقوف یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کیا یہ استقامت اور جرأت کسی کذّاب میں ہوسکتی ہے؟ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو۔ اور یہ اسی کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہو گا اور دوست نہایت ہی بشاش ہوں گے‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 349)

اللہ تعالیٰ دنیا کی آنکھیں کھولے اور وہ اپنی ظالمانہ حرکات سے باز آتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کو پہچان لیں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔ اللہ کرے ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اُن ماننے والوں میں شامل ہو جائیں جن کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی۔ تب اسی قدر قرائن سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہو گئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کے لئے مجھے حَـکَـمْ بناتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آ گیا ہے‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 350-349)

خدا تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے والا بنائے۔ ہمیشہ ہمارے سینے کُھلے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ہماری مرضی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مرضی کے تابع ہو جائے۔ ہم نفسانی خواہشات ترک کرنے والے ہوں اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھانے والے بن جائیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمن کا ہر شر اور ہر وار اس پر الٹا دے۔ اور ہمارے لئے زمین میں فراخی پیدا کرتا چلا جائے۔

اب اس کے بعد دعا ہو گی۔ دعا میں اسیران اور شہداء کی فیملیوں کو بھی یاد رکھیں۔ اسیران کو یاد رکھیں اور جیسا کہ میں نے کہا ہمارے ایک معلم اغواء ہوئے ہیں اسی طرح پاکستان میں چند لوگ اغواء ہوئے ہوئے ہیں، اُن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ جلد بازیابی کے سامان پیدا فرمائے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہر قسم کا شر جو دشمن ہمارے لئے استعمال کرتا ہے اس سے بچائے اور اُسی پر اس کے الٹانے کے سامان پیدا فرمائے۔ پھر بعض لوگ مختلف جہتوں سے پاکستان میں بھی اور باقی جگہوں میں بھی تکلیفیں اٹھانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی تکلیفوں کو بھی دور فرمائے۔ ہر قسم کی قربانیاں کرنے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ درویشانِ قادیان کو بھی یاد رکھیں ان میں سے اب چند ایک رہ گئے ہیں۔ اُن کی اولادوں کو بھی کہ وہ اپنے بزرگ آباء کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہوں۔ اور جس قسم کی قربانی ان کے باپ دادا نے دی ہے اُس کو یاد رکھتے ہوئے ہمیشہ خالص ہو کر جماعت کی خدمت کرنے والے ہوں۔ جماعت کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر قدم پر، ہر ملک میں، دنیا میں ہر جگہ جماعت کو ترقی عطا فرماتا چلا جائے اور اپنے سماوی نشانات سے، اپنی تائیدات سے ہمیں ہمیشہ نوازتا رہے۔ انسانیت کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے دنیا کو عقل دے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے ان کو بچائے۔ اور دنیا آج کل جس تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے، اس سے اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے۔ اور تمام دنیا ایک امن اور آشتی کا گہوارہ بن جائے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

دعا کر لیں۔

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

’’قادیان والوں نے اپنی حاضری بھیجی ہے۔ اس جلسہ میں اس وقت ان کی حاضری سترہ ہزار ایک سو چودہ (17,114) کی ہے‘‘۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 25 فروری 2011ء)

☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

قدرتی آفات سے کیسے نجات مل سکتی ہے......؟

(مکرم ومحترم محمد یوسف انور صاحب، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

جب بھی خداتعالیٰ کی غیرت کو للکارا گیا تو خداتعالیٰ کا قہر اور غضب بھڑکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اُس کے غضب کو ہرگز روک نہیں سکتی ہے، ماموز زمانہ کی تکذیب اس کی ایک وجہ ہے۔

حال ہی میں جاپان جیسے متمول اور ترقی یافتہ ملک میں آئے زلزلہ اور سونامی نے ساری دنیا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ قدرتی آفات کے سامنے انسان کی ساری مشینری ٹیکنالوجی اور تمام حربے ناکام ہوگئے ہیں۔ میڈیا کے ذرائع سے جو تباہی و بربادی کے مناظر دکھائے جارہے اس سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ایک ہی پل میں جاپان کے متعدد شہر اور قصبے و دیہات تہس نہس ہوگئے۔ پُل مکانات، ریل گاڑیاں، جہاز، بسیں اور کاریں وغیرہ پانی میں ایسے تیر رہی تھیں جیسے لکڑی پانی پر تیرتی ہے۔ اربوں کھربوں روپے کا مالی نقصان ہوچکا ہے اور ہزاروں جانیں تلف ہوگئیں ہیں اور لاکھوں لوگ بے گھر ہوگئے ہیں اور ہزاروں لوگ لاپتہ ہیں۔ بجلی بند پڑی ہے افراتفری کا عالم ہے۔ کسی کے کچھ پیش نہیں جارہی۔ ابھی بھی زلزلوں کے جھٹکے محسوس کئے جارہے ہیں۔ اب زخم پر نمک چھڑکنے کا کام وہاں پر موجود ایٹمی پلانٹوں نے کیا ہے بجلی اور جرنیٹر کے فیل ہونے سے ایٹمی ری ایکٹر نے کام کرنا بند کردیا اور تین پلانٹوں میں دھماکے ہوئے جس سے زہریلی گیس نکل رہی ہے اور شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے اور کئی کارکن اس سے متاثر ہوچکے ہیں جنہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے جبکہ چوتھے پلانٹ میں بھی دھماکہ ہونے کا خطرہ بڑھ گیا ہے ملحقہ علاقہ سے لوگوں کو باہر محفوظ مقامات پر لے جایا گیا ہے۔ اب اور کثیر تعداد میں جاپان سے لوگ ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں جس علاقے میں سونامی آئی ہے وہاں پوری طرح سے رابطہ نہیں ہوا ہے اس لئے کتنا مالی و جانی نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے ایسے حالات میں جاپان کے لوگ کریں تو کیا کریں؟ اس کا حل کیا ہے؟ اور کیسے نجات مل سکتی ہے؟۔

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

اس مصیبت سے اب صرف اور صرف خدا کی ذات ہی ہے جو انہیں نجات دلاسکتی ہے۔

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

قارئین کرام! جب سے خداتعالیٰ نے اس کائینات کی تخلیق کی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے نسل انسانی کا آغاز کیا ہے اُس وقت سے ہی قدرتی آفات کا بھی آغاز کسی نہ کسی رنگ میں ہوتا چلا آیا ہے، خواہ وہ، زلزلہ کی شکل میں ہو یا ہوائی طوفان کی شکل میں ہو یا ہوائی، یا سمندری طوفان یا مہلک بیماریوں یا قحط سالی کی شکل میں ہو۔ تاریخ عالم اس بات کی گواہ ہے کہ آج تک قدرتی آفات کو دنیا کی کوئی بھی طاقت روک نہیں سکی اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ روک سکے۔ خدا کے سامنے سب ہی عاجز ہیں۔

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

یہ بات یقینی ہے کہ الٰہی عذاب اور غضب کو صرف اور صرف واحد خدا کی ذات ہی روک سکتی ہے کیونکہ اُس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا ہے پس انسان کو چاہئے کہ ایک خدا کی عبادت کرے جو کہ رب العالمین ہے جو تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے اور بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

خدا کی شفقت ورحمت: اُس پیارے خدا نے محض اپنے فضل سے اپنی مخلوق پر کتنا بڑا احسان کیا ہے کہ انسان کی پیدائش سے پہلے ہی اُس کی ضروریات زندگی کی تمام چیزیں تیار کیں، ہوا، پانی، سورج، چاند، ستارے جڑی بوٹیاں، لکڑی، پہاڑ سمندر دریا، دن رات غرض یہ کہ ہر چیز بنا کے رکھی ہے۔

دوسرا بڑا احسان اُس کا یہ ہے کہ عوام کی بھلائی و ہدایت کے لئے ابتداء سے انبیاء و رُسل کا نظام جاری کیا ہے اُس نے ہر قوم ہر اُمت میں نبی رسول اوتار بھیجے ہیں تا کہ انسان گناہوں برائیوں اور بدیوں سے بچ سکے۔ اس کے برعکس انسان نے دنیا میں آکر خدا تعالیٰ کے ان احسانوں سے فائدہ اُٹھا کر کیا کام کیا اُلٹا حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا نہیں کرتا۔

دنیا کے اکثر لوگ تو خدا کو ہی بھول گئے ہیں اور اپنے پیشوا نبی رسول اوتار کی تعلیم کو بھی بھلا دیا۔ جن لوگوں نے دنیا کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اُنہوں نے مخلوق خدا کی بھلائی اور بہبودی اور بچاؤ کے لئے تو کوئی خاص کارنامہ نہیں کیا لیکن دنیا اور مخلوق خدا کی تباہی و بربادی کے لئے بہت کام کیا اور بے انتہا مہلک اور خطرناک ہتھیار وغیرہ تیار کئے ہیں کہ جن سے منٹوں اور سیکنڈوں میں ہزاروں لاکھوں لوگوں کی زندگیاں تباہ و برباد ہوسکتی ہیں جاپان نے اس کا پہلے بھی مزہ چھک لیا ہے جب ہیروشیما پر بم گرائے گئے تھے اور اب موجودہ صورت حال سے اس چیز کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سونامی کے بعد جاپان میں ایٹمی ری ایکٹروں کو نقصان پہنچنے سے جاپان کے ساتھ ساتھ ساری دنیا کو فکر اور خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ اس وقت ان ری ایکٹروں سے زہریلی گیسیں نکل رہی ہے گویا سونامی کے بعد اپنے ہی ایجاد کردہ مہلک ہتھیار ملک کے لئے سونامی بن گئے ہیں۔

دنیا کے حالات کے بارے میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام نے آج سے سو سال قبل پیشگوئی فرمائی تھی جس کا ذکر پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 18.3.11 میں ذکر فرمایا ہے۔

دنیا میں بے چینی کی لہر:

ایک طرف عرب دنیا میں ہلچل مچی ہوئی ہے اور لوگ تاناشاہوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور مظاہرے ہورہے ہیں۔ بے شمار قیمتی جانیں اب تک تلف ہوگئی ہیں اور کافی مالی و جانی نقصان ہوا ہے اور ہورہا ہے دوسری طرف پاکستان کے حالات بھی بے انتہا خراب ہیں آئے دن کھلے عام بم دھماکے ہورہے ہیں اور قیمتی جانیں موت کے گھاٹ اُتاری جاتی ہیں کوئی دن ایسا نہیں ہے جس دن وہاں سے لوگوں کے مارے جانے کی خبر نہ آتی ہو۔ پاکستان ہر لحاظ سے خدا کی نظروں سے گر چکا ہے خدا کی تائید و نصرت سے محروم ہوچکا ہے۔ ویسے تو ساری دنیا اس وقت الٰہی آفات سے پریشان نظر آتی ہے۔ آخر اس کی وجوہات کیا ہیں کیوں مختلف آفات و مصائب دنیا پر رونما ہو رہے ہیں۔

مادی ترقی جب اخلاقی ضوابط سے آزاد ہو جاتی ہے تو انسان کی تباہی کیلئے استعمال ہونے لگتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ ۳ ستمبر ۱۹۲۸ء میں فرمایا کہ مادی ترقی بھی جب اخلاقی ضوابط سے آزاد ہو جاتی ہے۔ تو خود انسان کی تباہی کیلئے استعمال ہونے لگتی ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی کو زیادہ تیز رفتر کار چلانے کی مشق نہ ہو۔ اس کی مہارت نہ ہو اور وہ اپنی طاقت سے بڑھ کر تیز کار چلانے لگ جائے۔ مادی ترقی کا تو کوئی آخری کنارہ نہیں ہے۔ خداتعالیٰ کی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ انسان جتنی کوشش کرے گا اتنا ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا لیکن اخلاقی ضوابط جو باگ ڈور کے طور پر کام دیتے ہیں جب وہ نہ رہیں تو مادی ترقی خود اپنی تباہی کیلئے استعمال ہو جاتی ہے فرمایا پس روحانی اور اخلاقی لحاظ سے دیکھیں تب بھی یہ نظر آتا ہے کہ وہ منزل آنے والی ہے جہاں پہنچ کر ایسی قوموں کو مزید آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور مادی ترقی کے لحاظ سے بھی دیکھیں تب بھی وہ مہلک ہتھیار اور ہلاکتوں کے خوفناک ذرائع جو مادی ترقی کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں وہ اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ وہاں بھی آخری مقام آنے والا ہے۔ اور دراصل مہلک ہتھیاروں کی ایجاد ہی اس بات کا پیش خیمہ بن جاتی ہے کہ ضرور ہلاکت سر پر کھڑی ہے کیونکہ مہلک ہتھیار دراصل تصویر ہوتے ہیں اخلاقی تنزلی کی۔ دنیا میں جتنی بے اعتمادی زیادہ ہو اور یہ یقین بڑھتا جائے کہ قوم بھی قابل اعتبار نہیں رہی۔ جس کو طاقت نصیب ہوگی وہ تمام اخلاقی ضوابط کو کچل کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرے گی۔ اس وقت ہتھیاروں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہی Cold War یعنی سرد جنگ کہلاتی ہے۔ لیکن دنیا میں کبھی یہ نہیں ہوا کہ سرد جنگیں ٹھنڈی رہی ہوں۔ لازماً ایک وقت آتا ہے جب وہ گرم جنگوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ پس ان دونوں لحاظ سے وہ نقطے قریب آپہنچے ہیں‘‘۔

احادیث رسولؐ میں زلزلوں اور تنزل کی پیشگوئی:

بانئ اسلام آنحضرت ﷺ نے بھی چودہ سو سال پہلے فرمایا ہے۔ قیامت اُس وقت آئے گی جب دو بہت بڑے گروہ آپس میں جنگ عظیم کی طرح ڈالیں گی۔ درآں حالیکہ دونوں گروہوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا ......

عِلم چھن جائے گا۔ زلازل کی کثرت ہوگی۔ (تیز رفتاری کی وجہ سے) وقت قریب ہوتا محسوس ہوگا (آمد و رفت کے ذرائع کی طرف اشارہ ہے) بڑے گمبھیر فتنوں کا ظہور ہوگا قتل و غارت عام ہوگی۔ مال کی فراوانی ہوگی حتیٰ کہ مالدار آدمی سوچے گا کہ کون اس کا صدقہ قبول کرے۔ جسے وہ صدقہ دے گا وہ کہے گا مجھے ضرورت نہیں۔ لوگ بلند تر عمارات بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ حالات اس قدر خراب ہوں گے کہ انسان کسی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے تمنا کرے گا کہ کاش میں مرکر اس قبر میں دفن ہوچکا ہوتا اور سورج مغرب سے طلوع ہوا کرے گا۔ جسے دیکھ کر سب لوگ ایمان لے آئیں گے مگر یہ وقت ایسا ہوگا کہ اس وقت ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا۔ سوائے اس شخص کے جو اس سے پہلے ایمان لاچکا ہوگا اور ایمان کی حالت میں نیکی کرچکا ہوگا۔ اور قیامت اتنی فوری اور اچانک آئے گی کہ دو آدمیوں نے خرید و فروخت کے لئے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا مگر نہ وہ سودا طے کرسکیں گے اور نہ ہی وہ کپڑا لپیٹ سکیں گے اور جو آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوھ رہا ہوگا وہ اسے پینے کا موقع نہ پاسکے گا اور جو آدمی اپنے حوض کو لیپ رہا ہوگا وہ اس میں پانی نہ بھر سکے گا اور جس آدمی نے لقمہ منہ کی طرف اُٹھایا ہوا ہوگا اسے کھانے کا موقع نہ مل سکے گا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن)

آج کل دنیا کے جو حالات رونما ہیں مندرجہ بالا پیشگوئی پر چسپاں ہوتے ہیں جو تباہی و بربادی جاپان میں ہوئی ہے قیامت خیر منظر پیش کرتی ہے۔ لوگوں کو ایسی قیامت خیز تباہی کا علم نہ تھا نہ اندازہ تھا کہ ایسی سونامی آئے گی جس سے بھاگنے کا بھی موقع نہ مل سکے گا اس میں کیا شک ہے کہ لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف تھے کہ یہ قیامت آن پڑی۔ یوں تو ساری دنیا کے حالات آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہیں قدرتی آفات قتل و غارت کا سلسلہ جنگوں کے خطرہ کا بڑھ جانا خدا سے دُوری اخلاق کی گراوٹ اور مادی ترقیات پر گھمنڈ اور تکبر مذہب اسلام سے نفرت اور بانئ اسلام کی توہین یہ سب باتیں ان خطرات کو بڑھا رہی ہیں۔ خود مسلمانوں کی اندرونی حالت بہت خراب ہے۔ خدا اور رسول سے دور ہوچکے ہیں کوئی ان کا والی وارث نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں اپنے ایک خطبہ

جمعہ میں عرب دنیا میں مچی ہلچل اور دنیا کے حالات پر ایک سوال کے جواب میں کہ فرماتے ہیں اس کا علاج یا حل کیا ہے۔ فرمایا الٰہی نظام خلافت یعنی کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ نظام خلافت سے تعلق قائم کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اُن کے عاشق صادق بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونا ہے کیونکہ اب دنیا کی بقا اور بچاؤ کا واحد ذریعہ یہی ہے جیسا کہ فرمایا۔

وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔

جب بھی دنیا میں کوئی رسول نبی آتا ہے تو اُس کی تکذیب اور مخالفت کی وجہ سے دنیا میں عذاب نازل ہوا کرتا ہے۔ دور حاضر میں بھی خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کیلئے ایک مصلح اور ہادی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں بھیجا اور اُس نے خدا کے حکم سے موعود اقوام عالم کا دعویٰ کیا۔

اُن کی مخالفت ہوئی جیسا کہ اللہ فرماتا ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔

جب بھی دنیا میں کوئی نبی رسول رشی اوتار آیا تو اُس کو جھٹلایا گیا اُس سے تمسخر کیا گیا چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ سے بھی یہی سلوک کیا گیا۔ لیکن جس طرح پہلے انبیاء اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے رہے اُن کے مخالفین اور دشمن ناکام ہوگئے اسی طرح اس دور میں بھی مخالفین اور دشمنانِ احمدیت اپنے مزموم ارادوں میں ناکام ہوتے چلے گئے جبکہ جماعت احمدیہ اللہ کے فضل سے ترقی پر ترقی کرتی چلی گئی اور اکناف عالم میں پھیلتی چلی گئی اور آج یہ جماعت دنیا کے ۱۹۸ ممالک میں پھیل چکی ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین اور علم اسلام کی سربلندی اور حقیقی توحید کو ساری دنیا میں اُجاگر کرنے میں لگی ہوئی ہے اسی لئے بین الاقوامی سازش کے تحت جماعت احمدیہ کی بھرپور مخالفت کی جارہی ہے اور پوری طاقت کے ساتھ پس پردہ جماعت کی مساعی کو روکنے کی ہرممکن کوشش بروئے کار لائی جارہی ہے۔ لیکن جس طرح خدا تعالیٰ نے پہلے وقتوں میں ایسی کوششوں کو ناکام بنایا ہے آج بھی ویسا ہی سلوک خدا تعالیٰ ان سے کررہا ہے۔

پس آج اگر دنیا میں بدامنی بے چینی قتل وغارت اور قدرتی آفات ومصائب کا دور دورہ ہے تو ضرور اس کی کچھ وجوہات ہیں جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا کہ خدا کی طرف سے ایک مامور آیا اُس کو شناخت نہ کیا گیا اُس کو اور اُس کے ماننے والوں کو تنگ کیا گیا۔ ستایا گیا، مارا پیٹا گیا، حقوق سے محروم رکھا گیا۔ خواہ وہ پاکستان ہو انڈونیشیا ہو یا بنگلہ دیش ہو یا دنیا کا کوئی اور ملک ہو۔ احمدیوں پر ہونے والے مظالم پر بڑی طاقتیں خاموش ہیں جبکہ اس کے برعکس پاکستان میں ایک امریکی باشندے کو قتل کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ امریکہ نے اُس کو چھڑانے کیلئے پوری طاقت جھونک دی ہے۔ انڈونیشیاء میں جس بے دردی کے ساتھ معصوم احمدیوں کو شہید کیا گیا اور ہنوز احمدیوں کو تنگ کیا جارہا ہے۔ آخر کب تک خدا تعالیٰ خاموش رہے گا۔ جب ظلم انتہا کو پہنچتا ہے اور صبر کی انتہا ہوجاتی ہے تو خدا تعالیٰ اپنی صفت غضب کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

مخلوق خدا کی ہمدردی اور غمخواری میں جماعت احمدیہ کی مساعی:

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ جس طرح بانیٔ اسلام آنحضرت ﷺ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو احسن رنگ میں بجالاتے ہوئے قدرتی آفات کے موقعہ پر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوکر دُعائیں کیں بعینہٖ اس دور میں آپؐ کے عاشق صادق مامور زمانہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آقا کے نقش قدم پر چلکر اس فریضہ کو احسن رنگ میں سرانجام دیا آپ بھی مخلوق خدا کیلئے دربارِ الٰہی میں قدرتی آفات سے بچنے کیلئے دُعائیں کرتے تھے بلکہ جو لوگ آپ کو گالیاں دیتے اور تنگ کرتے تھے اُن کیلئے بھی فرمایا:

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوے حُبّ پیمبرم

اے دل تو ان لوگوں پر بھی نرم ہوجا مجھے جو برا بھلا کہتے ہیں۔ آخر یہ لوگ بھی تو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کے دعویدار ہیں۔

آپؑ کے وصال کے بعد آپ کی مخلص جماعت احمدیہ اپنے خلیفہ اور امام کی اقتداء میں اس فریضہ کو بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ دنیا میں جہاں کہیں آسمانی یا زمینی آفت یا تباہی آتی ہے۔ تو جماعت احمدیہ کو بے انتہا دُکھ اور افسوس ہوتا ہے اور جماعت احمدیہ کے سربراہ اور امام وقت احباب جماعت کو ایسے موقعہ پر جہاں خصوصی دُعا کی تحریک کرتے ہیں ساتھ ہی متاثرہ علاقوں میں مصیبت زدگان کی امداد کیلئے امدادی ٹیمیں بھجوانے کا حکم صادر کرتے ہیں جماعت کے لوگ رضا کارانہ طور پر ٹیموں کی شکل میں نوع انسان کی خدمت کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ حال ہی میں جاپان میں آنے والے زلزلہ کے تعلق سے مورخہ ۱۸ مارچ ۲۰۱۱ء کو لندن میں اپنے خطبہ جمعہ میں ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا تباہی بہت ہوئی ہے کافی مالی جانی نقصان ہوا ہے۔ احباب بکثرت دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ نوع انسان کو ان آفات سے بچائے فرمایا کہ تین ملکوں میں نیوزی لینڈ آسٹریلیا جاپان میں قدرتی آفات امسال آئی ہیں۔ یقیناً اس کی ایک وجہ مامور من اللہ جو موعود اقوام عالم ہے کی شناخت نہ کرنا اور اُس کی مخالفت کرنا ہے فرمایا باقی ممالک کو عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ ہمیشہ ایسے مواقع پر خدمت کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔

احباب جماعت کو فرمایا کہ ہمیں بھی سبق حاصل کرنا چاہئے کہ اپنے ایمان کو مزید مضبوط کریں اور تقویٰ کو قائم کریں اور خدا سے مزید اپنے روحانی تعلق کو بڑھائیں۔ جماعت احمدیہ تو بےلوث نوع انسان کی ہمیشہ خدمت کرتی ہے اور انشاء اللہ کرتی رہے گی۔ پس اس بات کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ انصاف کا تقاضا ہے کہ ہر ظلم کے خلاف آواز اُٹھائی جانی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ جو رب العالمین ہے جو رحم کرنے والا اور اپنی مخلوق پر شفقت کرنے والا ہے ہمیشہ اس کا رحم قائم رہے۔

افغانستان۔ عراق۔ اب لیبیا اور دنیا کے بہت سے ممالک میں عالمی برادری کیا رول اپنا رہی ہے فلسطین کے مظالم پر ان کی نظر کیوں نہیں پڑتی ہے جہاں آئے دن معصوم فلسطینیوں کو موت کے گھاٹ اُتارا جاتا ہے۔ جب تک انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا جائے گا اللہ رحم کرے خدا کی گرفت کبھی بھی آسکتی ہے۔

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

☆☆☆

قرار داد تعزیت

بروفات محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب

صدر صدرانجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کہ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان آج مؤرخہ 20/مارچ 2011ء صبح 6:30 بجے اسکارٹ ہاسپٹل امرتسر میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کی وفات پر محترم حافظ صاحب کو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرماتے ہوئے اپنے مکتوب مؤرخہ 06-05-2007 میں فرمایا تھا کہ:-

"آپ ایک لمبے عرصہ سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر چلے آرہے ہیں۔ مَیں بڑا سوچ سمجھ کر اور دُعا کے ساتھ آپ کو صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر کر رہا ہوں گو آپ وقف زندگی نہیں ہیں مگر مَیں اب اُمید کرتا ہوں کہ میری خواہش کے مطابق آپ اپنے آپ کو وقف سمجھتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو نبھائیں گے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے"

چنانچہ محترم حافظ صاحب مرحوم نے واقعی وقف کی روح کے مطابق اس اہم ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق پائی۔

محترم حافظ صاحب مرحوم حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آف سکندر آباد کے پوتے اور محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین کے بیٹے اور حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ سکندر آباد میں رہتے ہوئے لمبا عرصہ امیر جماعت سکندر آباد اور صوبائی امیر آندھرا پردیش کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے حافظ قرآن ہونے کے علاوہ دینی علوم میں اچھی دسترس رکھتے تھے اور نہایت نیک متقی اور دعا گو بزرگ تھے۔ ہر کسی پر حُسن ظنّ رکھنا اور کسی کے جذبات کو ادنیٰ سی ٹھیس پہنچانے سے بھی گریز کرنا آپ کا خاص وصف تھا۔

دنیاوی لحاظ سے بھی آپ کو بڑا مقام حاصل تھا عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ فلکیات کے پروفیسر اور ڈائریکٹر تھے۔ نیز دنیا کے سو منتخب سائنسدانوں میں مرحوم کا نام شمار ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عظیم نشان سورج چاند گرہن پر کافی تحقیق کرتے رہے حتیٰ کہ 1994ء میں اس نشان کے سو سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ U.K پر تقریر کرنے کا موقعہ عطا فرمایا نیز اس بارے میں مزید ریسرچ کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ جلسہ سالانہ قادیان پر بھی آپ کی ہر سال بالعموم توحید باری تعالیٰ کے عنوان پر تقریر ہوا کرتی تھی۔ 2010ء کے جلسہ پر بھی آپ کی تقریر رکھی گئی تھی لیکن کمزوری صحت کی بناء پر متبادل انتظام کیا گیا۔

مرحوم کی وفات سے جماعت میں دنیاوی لحاظ سے اور دینی لحاظ سے بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ وجود کا خلاء شدت سے محسوس ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں مقام قرب نصیب فرمائے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ اس قرار داد تعزیت کی نقول سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کے بیٹوں، بیٹیوں اور بھائی بہنوں کو ارسال کی جائیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بیرون ممالک مضامین نگار حضرات متوجہ ہوں

ہفت روزہ بدر قادیان میں اشاعت کیلئے مضامین، رپورٹیں، نظمیں، ذاتی اعلانات وغیرہ بھجوانے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے نیشنل امیر/مقامی امیر/صدر جماعت کی تصدیق سے بھجوایا کریں۔

(ادارہ بدر)

Naseem Khan (M) 98767-29998, 98144-99289

AHMAD COMPUTERS

Deals in: All kinds of new & old Computers, Hardwares, Accessories, software Solutions, Printers, Cartridges, Refilling, Photostate, Machines etc.

Thikriwal Road Qadian, 143516

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6284 مَیں عطیۃ المتین زوجہ متین الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/4/10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسارہ کے پاس ایک عدد سونے کی انگوٹھی 3.550 گرام اور کانٹے ایک جوڑی 4.300 گرام ۲۲ کیرٹ ہیں جس کی قیمت -/14630 روپے ہے۔ حق مہر -/40,100 روپے۔ بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ مبارک احمد سملیہ　　الامۃ: عطیۃ المتین　　گواہ: متین الرحمٰن

مسل نمبر:6285 میں راشدہ بیگم زوجہ نعیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن یمنا نگر ڈاکخانہ یمنا نگر ضلع یمنا نگر صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.11.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر 250 گرام چاندی اور تین صد روپے۔ غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ طلائی زیورات 3.5 تولہ چاندی 15 تولہ چاندی۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد　　الامۃ: راشدہ بیگم　　گواہ: رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ

مسل نمبر: 6286 مَیں محمد صہیب عارف ولد محمد خالد عارف قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.5.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد ساڑھے چھ مرلہ زمین پر ایک مکان ہے جسکی قیمت -/15,50000 روپے ہے۔ یہ مکان ہم دو بھائیوں اور ایک بہن میں مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید بشارت احمد　　العبد: محمد صہیب عارف　　گواہ: محمد شہباز عارف

مسل نمبر:6287 مَیں فاطمہ جینا زوجہ نسیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرالہ ڈاکخانہ K.P Word کنور ضلع کیرلہ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.9.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 200 گرام طلائی زیورات مالیت -/19900 درہم والدین کی طرف سے ابھی حصہ جائیداد نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/100 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سعید احمد　　الامۃ: فاطمہ جینا　　گواہ: سہیل ملک

مسل نمبر:6288 مَیں شہربان سی ایچ زوجہ کے مبارک احمد قوم احمدی مسلمان عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیری ڈاکخانہ منجیری ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.3.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سونے کا ہار ۸ گرام مہر چھ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اسماعیل آلپی　　الامۃ: شہربان سی ایچ　　گواہ: کے مبارک احمد

مسل نمبر:6289 مَیں امۃ النصیر زوجہ محمد شفیق بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، پیدائشی احمدی ساکن Alfred Faust Str 18, 28277, Bremen, Germany بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 03.03.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: طلائی زیور: چوڑیاں ۸ عدد، ہار تین عدد، کانٹے دو جوڑیاں، بالیاں ۳ جوڑیاں۔ چین دو عدد، انگوٹھیاں تین عدد۔ کل وزن 26 تولے۔ قیمت 6635 یورو۔ چاندی کا زیور: ایک عدد ہار، ایک جوڑی کانٹے کل وزن 72 گرام۔ قیمت 30 یورو۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 100 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد بٹ　　الامۃ: امۃ النصیر　　گواہ: بشارت احمد

مسل نمبر:6290 مَیں ماریا رانا زوجہ رانا عمران محمود، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 15.12.78 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی ڈاکخانہ Leipziger Str 93F ضلع 30179, Hannover صوبہ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-2-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر کے عوض میں دس مرلہ کا پلاٹ بمقام قادیان محلّہ ناصر آباد موجودہ قیمت 4500 یورو۔ طلائی زیورات میں کڑے ۲ عدد چوڑی ایک عدد، مکمل سیٹ ۱ عدد اور انگوٹھیاں ۳ عدد کل وزن 175 گرام موجودہ قیمت 2240 یورو۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 80 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رانا عمران محمود　　الامۃ: ماریہ رانا　　گواہ: رانا عرفان محمود

مسل نمبر:6291 مَیں عائشہ نورین بنت محمد مقبول طاہر قوم ملک پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 24.8.86 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی ڈاکخانہ ottofrid von weisscnburg ضلع 36043 Fulda صوبہ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.10.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: طلائی زیورات: چوڑیاں ۶ عدد، انگوٹھیاں ۱۱ عدد، کانٹے ۱۰ جوڑی۔ ہار ۶ عدد، چین ۴ عدد اور بریسلٹ ۲ عدد۔ کل وزن 313 گرام موجودہ قیمت -/7000 یورو۔ حق مہر پانچ ہزار یورو بذمہ خاوند۔ ایک قطعہ اراضی رہائشی 10 کنال 3 مرلے موضع کاہلواں نزد قادیان۔ قیمت 25 لاکھ انڈین۔ اس سے مجھے کوئی آمد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 100 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مسعود احمد　　العبد: عائشہ نورین　　گواہ: نعیم احمد

مسل نمبر:6292 مَیں شاہین بشیر ولد حسن بشیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ آرالیس پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.3.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 12 ایکڑ ربڑ اسٹیٹ واقع پریارام امبیٹا بارہ ایکڑ میں والد والدہ اور ایک بہن ہم چار برابر کے حصہ دار ہیں۔ جس کا والد اور والدہ کی وصیت میں بھی ذکر ہے۔ 1/4 حصہ کی قیمت 10 لاکھ ہے۔ 30 سینٹ زمین جس میں ایک آڈیٹوریم ہے واقع Vellorupan chayat اس میں بھی ہم والدین اور بہن بھائی حصہ دار ہیں یعنی 1/4 حصہ میرا ہے۔ قیمت 6 لاکھ روپے۔ 20 سینٹ زمین اور رہائشی گھر واقع Madayi pandiayad اس میں بھی والدین اور ایک بہن حصہ دار ہے یعنی 1/4 حصہ میرا ہے۔ قیمت 5 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 2 لاکھ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحمٰن العبد: شاہین بشیر گواہ: نظیر احمد

مسل نمبر:6293 نادر عبدالقدیر ولد سی ایم عبدالقدیر قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریکل انجینئر عمر 27 سال تاریخ بیعت 27 دسمبر 2008۔ ساکن ارناکلم ڈاکخانہ کلور، کوچین 17 ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نوفل ایم وی العبد: نادر عبدالقدیر گواہ: شمائل رشید

مسل نمبر: میں بشریٰ بیگم زوجہ عزیز احمد شیخوپوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر ایک ہزار روپے۔ ایک عدد سونے کا ہار ایک تولہ ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد ربانی الامۃ: بشریٰ بیگم گواہ: محمد افضل

مسل نمبر:6296 مَیں ونیش عبدالرشید ولد دیو داس کوٹین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 2009 ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور ولسن گارڈن صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.5.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1000 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان العبد: ونیش عبدالرشید گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر:6297 مَیں منیرہ بیگم زوجہ مسعود خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.5.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیور تلائی ہار ساڑھے سولہ گرام۔ چین گیارہ گرام، کان کا پھول ساڑھے سات گرام۔ ایک انگوٹھی ڈھائی گرام کان کا رنگ ایک جوڑا ڈھائی گرام۔ ہاتھ کا بالا گیارہ گرام۔ چاندی کی پازیب ایک جوڑی پانچ تولہ۔ حق مہر 7125 کل قیمت 79825۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مسعود خان الامۃ: منیرہ بیگم گواہ: محمد ظفر اللہ

مسل نمبر:6298 مَیں امیر احمد ولد مبارک احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الحق خان العبد: امیر احمد گواہ: منصور خان

مسل نمبر6299: مَیں محمد عبدالقدیر ولد محمد عبدالحی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.4.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نوید الفتح شاہد العبد: محمد عبدالقدیر گواہ: غلام حمید الدین

مسل نمبر6300: میں سیدہ صباء النصر زوجہ مکرم طاہر احمد غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ چررائن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.4.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمید احمد غوری الامۃ: سیدہ صباء النصر گواہ: طاہر احمد غوری

مسل نمبر:3260 مَیں ریاض احمد ٹی ولد عبدالقدیر قوم احمدی مسلمان پیشہ مشین اسسٹنٹ عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور، ڈاکخانہ کنور سٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی پی سفیر العبد: ریاض احمد T گواہ: وی پی ناصر احمد

وصیت نمبر 19086: مَیں زکیہ بیگم زوجہ بدرالدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری ریلوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ زیور چاندی ۷ تولہ، حق مہر ایک ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد رفیع احمد معلم سلسلہ الامۃ: زکیہ بیگم گواہ: شبیر احمد علی

وصیت نمبر:19299 مَیں سید شاہد احمد ولد سید عبدالحنان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر ہومیوپیتھی عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن سرلونیا گاؤں ڈاکخانہ رگھوناتھ پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ڈاکٹری ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم العبد: سید شاہد احمد گواہ: قاری نواب احمد

مثل نمبر:6294 مَیں عطیۃ الاعلیٰ عرشیہ زوجہ عرفان احمد قریشی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائش 31 دسمبر 1983 پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7 دسمبر 2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر تین لاکھ روپے۔ زیورات سونے کے: ہار ۹ عدد، چین ۷ عدد، انگوٹھیاں ۱۵ عدد، برسلیٹ ۳ عدد، کانوں کے سیٹ ۱۴ عدد، چوڑیاں ۴ عدد کل سونا 500 گرام۔ قیمت 8.50 لاکھ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عرفان احمد قریشی الامۃ :عطیۃ الاعلیٰ شیبہ گواہ :مرواحمد شابودی

مسل نمبر:5000 میں شیخ مامون ولد شیخ مبارک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4102 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :حلیم احمد العبد :شیخ مامون گواہ :سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:21010 میں وحیدہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب قریشی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن گلبرگہ ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 90 سروے نمبر 23/2 رقبہ 1200 اسکوائر فٹ موضع آزادپور تعلقہ قیمت ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے۔ ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 33 سروے نمبر 107/8A رقبہ 1200 اسکوائر فٹ موضع آزادپور ضلع گلبرگہ۔ قیمت 12 ہزار روپے۔ ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 442 سروے نمبر 246 رقبہ 120 گز موضع ابراہیم پٹنم حیدرآباد قیمت تین ہزار روپے۔ زیورات میں طلائی چوڑیاں چار عدد۔ ۲۲ کیرٹ چندن ہار 80 گرام نیکلس طلائی دو عدد۔ وزن 30 گرام ۲۲ کیرٹ، طلائی زنجیر 25۔ پنڈنٹ طلائی ۴ عدد 12 گرام۔ کان کی بالیاں ۸ عدد 40 گرام۔ طلائی انگوٹھیاں ۵ عدد وزن 14 گرام۔ چاندی کے زیورات جملہ 30 تولے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عطیہ بیگم الامۃ: وحیدہ بیگم گواہ :قریشی محمد عبداللہ تیماپوری

مسل نمبر:6332 میں اشرف عزیز ولد شیخ رسول محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 15.2.81 ساکن جمشید پور ڈاکخانہ ٹیلکو ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.6.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نائک محمد العبد: اشرف عزیز گواہ :سید معین الحق

مسل نمبر:6333 میں شاہدہ رشید بنت رشید الدین دہلوی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.8.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :بشیر الدین الامۃ: شاہدہ رشید گواہ :محمد ضیاء الدین

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

مسل نمبر:6664 میں منور علی ولد شہاب الدین حیدر علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بلارپور ڈاکخانہ بلارپور ضلع چندر پور صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.8.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نجم علی العبد: منور علی گواہ :شہاب الدین حیدر علی

مسل نمبر:6335 میں شازیہ طیب زوجہ طیب احمد خادم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6.9.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر 51 ہزار۔ طلائی زیورات: ہار، کانٹے۔ ناک کی پن، ٹاپس، رنگ وغیرہ کل وزن 16.080 مالیت 81640 روپے۔ چاندی کے زیورات وزن 1830 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ظہیر احمد خادم العبد: شازیہ طیب گواہ :طیب احمد خادم

مسل نمبر:6336 میں اے عبدالقادر ولد عبدالرزاق قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 40 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن تروپور ڈاکخانہ انوپرپالیم ضلع تروپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.8.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی امیر الدین العبد: اے عبدالقادر گواہ :سی ایم بشیر

مسل نمبر:6337 میں منصور احمد ولد عبدالشکور مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن آسٹریلیا ڈاکخانہ 61, Glenn St ضلع Deanpark صوبہ نیو آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30.4.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: Nortgage property, 6 Glenn st Deanpark قیمت 310,000 ڈالر آسٹریلین۔ 400 sq yard land بمقام حیدرآباد۔ یہ جائیداد آبائی ہے جو دو بھائیوں۔ دو بہنوں اور والدہ میں تقسیم ہوگی اس کے علاوہ دادا جان کی جائیداد جس کی قیمت پانچ صد آسٹریلین ڈالر ہے اُس کا ترکہ خاکسار کو ابھی نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد کاروبار سالانہ 42000 ہزار آسٹریلین ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :رانا اعجاز احمد العبد: منصور احمد گواہ :زاہد چوہدری

مسل نمبر:6338 میں بشریٰ شیریں جمیل زوجہ خالد جمیل قوم احمدی مسلمان پیشہ لیکچرار پیدائشی احمدی ساکن 6 white gate ضلع Harrow صوبہ Middlesex HA3 6 BP بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27 اگست 2010ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد میں کنڈل سیٹ۔ 1200 پونڈ۔ روبیہ سیٹ 1000 پونڈ۔ ساگفن سیٹ 700 پونڈ۔ گلبینڈ سیٹ 1300 پونڈ۔ سونے کا سیٹ 600 پونڈ۔ ایمرولڈ سیٹ 400 پونڈ۔ ہیرے کا سیٹ 500 پونڈ۔ ٹرگیز سیٹ 300 سیٹ۔ نوبون سیٹ 500 پونڈ۔ چوڑیاں 500 پونڈ۔ انگوٹھیاں 500 پونڈ۔ کل 7500 پونڈ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :فہیم رشید الامۃ :بشریٰ شیریں جمیل گواہ :شازیہ بھٹی

(بقیہ خلاصہ خطبہ حضور انور از صفحہ 1)

آنحضرتؐ کے نمونہ سے ظاہر ہے دوسری قوموں کا انجام دیکھ کر بھی خوف کھاتا ہے، چاہے وہ ماضی کی قومیں ہوں یا اس زمانہ کی بعض قومیں۔ اگر پرانی گزری ہوئی قوموں کا انجام خدا تعالیٰ کا خوف دلانے والا ہوتا ہے تو ایک مومن کی موجودہ قوموں پر ہونے والی آفات بھی خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ لیکن دنیا اس بات کو نہیں سمجھتی۔ اکثر یہ سوچتے ہیں کہ موسمی تغیرات قانون قدرت کا حصہ ہیں۔ اور ایک عرصے بعد اس نے آنا ہے۔ آج کل کے پڑھے لکھے انسان کو اس بات نے خدا کی معرفت سے بے گانہ کر دیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ قانون قدرت کی وجہ سے یہ آفات آتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ زلزلے زمینی پلیٹوں کے ہلنے کی وجہ سے آتے ہیں لیکن یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے کسی بھیجے ہوئے مامور اور فرستادہ نے اپنی سچائی کیلئے ان زلزلوں کی پیشگوئی تو نہیں کی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ کو زلزلوں اور آفات سے جوڑا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر خبر دی ہے کہ یہ آپ کی سچائی کے نشان ہیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل اقتباس پیش فرمایا:

’’حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں۔ ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘ (الوصیت)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آپ کا دعویٰ ہے اور گذشتہ سو سال سے جو آفات و حوادث آئے ہیں وہ انتہائی بڑے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نشان دنیا کے مختلف حصوں میں دکھا رہا ہے اس لئے یہ بات اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے ایمانوں کو درست کریں۔ پس جس طرح شدت سے آپؑ نے دنیا کو اس نشان سے آگاہ کیا ہے ہمیں بھی آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ابھی گذشتہ ہفتہ جاپان میں شدید زلزلہ اور سونامی آئی۔ جس نے بستیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ زلزلہ کے بعد سونامی بستیوں کو کہاں سے کہاں لے گئی۔ پس یہ خوف کا مقام ہے۔ بہر حال اس خوف کے ساتھ ہمیں اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو حق پہنچانے کی توفیق دے۔ اور ان کے سینے کھول دے اور اس کے ساتھ ہمیں پیغام حق پہنچانے کی ضرورت ہے اور جاپانیوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن ظن ہے۔ اس لئے جہاں پر آفات آتی ہیں۔ وہاں اُن کیلئے خوشخبری بھی ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو سمجھ لیں تو بچائے جائیں گے، گو کہ وہاں جماعت چھوٹی ہے مگر یہ پیغام وہ اپنی پوری طاقت سے حکمت کے ساتھ پہنچائیں اور ان حالات میں اسلام کا پیغام اور خدمت خلق کا کام بھی ساتھ ساتھ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاپان میں تبلیغ کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے اور آپؑ نے یہ خواہش فرمائی کہ کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی مکمل تصویر بیان ہو جائے اس کی مکمل تعلیم درج ہو۔ اخلاقی حصہ کے ساتھ دوسرے مذاہب سے موازنہ بھی ہو۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جاپان کے لوگ اسلام سے بے خبر ہیں اور روحانی لحاظ سے مردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں احمدیت کی روح پیدا کر دے۔ آج ہر قوم کو ہوشیار کرنا ہمارا فرض ہے کہ ہم اس طرف زیادہ توجہ دیں۔ جاپان کی یہ سونامی سو سال کی تاریخ میں نہیں آئی۔ ان کی عمارتیں زلزلے برداشت کرنے والی ہوتی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر کے آگے کوئی سوچ اور سکیم نہیں چلتی۔ اس زلزلے اور سونامی نے تباہی مچا دی اور پھر ایٹمی ریکٹروں نے بھی تباہی پھیلائی ہے۔ ریڈیشن بڑھ رہی ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مزید تباہی سے بچائے۔ وہ قومیں جو سمجھتی ہیں کہ ہم محفوظ ہیں زمانہ کے امام کی پیشگوئی کے مطابق وہ بھی محفوظ نہیں۔ اگر انہوں نے اب بھی زمانہ کے امام کو نہ مانا تو آفات کی لپیٹ میں آسکتے ہیں۔ دنیا کے کئی ممالک میں شدید قدرتی آفات ظاہر ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمام دنیا کے ملک ایک ہاتھ پر جمع ہوں اور اسی غرض سے اس نے مسیح موعود کو بھیجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو انذار کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیاء کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا: وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶۔۲۵۷)

حضور انور نے برصغیر کے مسلمانوں کو ہمدردانہ تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمان بھی اپنی زبان کو لگام دیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف دریدہ دہنی سے توبہ کریں۔ پاکستان کے ملا بھی اپنی بدزبانیوں سے باز آئیں۔ جاپان کی حالت سے سارے عالم کو بصیرت حاصل کرنی چاہئے اللہ کرے مسلمان اس حقیقت کو سمجھیں۔ اب تو آسمانی بلاؤں کے علاوہ اسلامی ممالک اندرونی مسائل میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مسلمان مسلمان کا خون بہا رہا ہے اس سے بڑا المیہ امت کا کیا ہوگا۔ کاش ان کو سمجھ آجائے۔ اب اگر عافیت چاہتے ہیں تو امام وقت کی پناہ میں آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حقیقی مسلمان بنائے۔ ہم حقیقی اسلام کے پیغام کو ہمدردی کے جذبہ سے پہنچانے والے ہوں۔

☆☆☆

(بقیہ: اداریہ از صفحہ 2)

صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔

قارئین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف خوفناک زلزلہ اور سیلاب کی خبر دیکر بنی نوع انسان کو خوف زدہ نہیں کیا ہے بلکہ بنی نوع انسان کو اس کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا ’’یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں‘‘۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماہر طبیب کی مانند نہ صرف بیماری کی وجہ بیان فرمائی بلکہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں۔’’بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دے گے اور نیز یہ بھی ثابت کرائیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور وہی اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائینہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے وہ زادِ جلد تر جمع کرو کہ کام آئے‘‘۔ (الوصیت صفحہ 24)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت سے واضح ہے کہ عذاب سے محفوظ رہنے کیلئے ہمیں زادِ راہ جمع کرنا ہے۔ جس طرح ایک انسان سفر پر نکلنے سے قبل اپنا ضروری سامان ٹکٹ اور دیگر اشیاء آخری وقت تک درست کرتا ہے کہ راستہ میں کوئی تکلیف نہ آئے۔ اسی طرح آخرت کے سفر کیلئے انسان کو اس دنیا سے زادِ راہ جمع کرنا ہے تا انسان اس کے نتیجہ میں عذاب الٰہی سے محفوظ رہے۔

جاپان کے اس قیامت خیز زلزلہ کے بعد ہماری ذمہ داری پہلے سے مزید بڑھ جاتی ہے کہ ہم بنی نوع انسان کو اپنے گمشدہ خدا تعالیٰ کی خبر دیں اور نہ صرف خبر دینے والے ہوں بلکہ اپنے اعمال اور اقوال کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے وابستگی کا ثبوت دینے والے ہوں۔ بنی نوع انسان پر واضح کر دیں کہ خدا تعالیٰ کو فراموش کرنے اور دنیاداری میں غرق ہونے کی وجہ سے آج یہ عذاب وارد ہو رہے ہیں۔ اس سے بچاؤ کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ ہر انسان خدا تعالیٰ سے اپنا رشتہ پہلے سے مضبوط تر کرے۔ دوسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی توفیق کے مطابق بلکہ توفیق سے بڑھ کر زلزلہ اور سونامی سے متاثرین لوگوں کیلئے مال اور وقتی قربانیاں کریں تا متاثرین زلزلہ کے دکھ درد کا کچھ مداوا ہو سکے۔ اللہ کرے تمام بنی نوع انسان خدا تعالیٰ سے پہلے سے بڑھ کر مضبوط سے مضبوط تر تعلق قائم کرے۔ (آمین)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 31 March 2011 Issue No. 13

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

دنیا میں انسان کو جو بہشت حاصل ہوتا ہے قد افلح من زکھا پر عمل کرنے سے ملتا ہے

داماد حضرت سیدنا مصلح موعودؓ وخسر محترم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرحوم مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کا ذکر خیر

آپ نے اپنے صحابی باپ دادا کے نام کو روشن کیا۔ تزکیہ نفس کی جن صفات کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا وہ آپ میں تھیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11/مارچ 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل اقتباس پیش فرمایا:

آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دِل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورتِ انسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا کے سچے مصداق تھے۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۴ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے جو برتن کے قلعی ہونے کی مثال پیش کی ہے یہ کوئی عام مثال نہیں ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جب کلام الٰہی کے نور سے حقیقی رنگ میں منور ہو تو ایک تکلیف دہ محنت سے گذرنا پڑتا ہے۔ تب اس فلاح کو انسان حاصل کرتا ہے جب تزکیہ نفس کی کوشش ہو تو اس کے لئے محنت درکار ہے اس زمانہ میں آخرین کو پہلوں سے ملانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے کہ زنگ آلود دلوں کو کلام الٰہی کے نور سے منور کر دیں۔ آپکے صحابہ میں یہ مثالیں نظر آتی ہیں۔ ان کے دل نور سے بھرے ہوئے تھے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل حوالہ پیش فرمایا۔

"دنیا میں انسان کو جو بہشت حاصل ہوتا ہے قد افلح من زکھا پر عمل کرنے سے ملتا ہے جب انسان عبادت کا اصل مفہوم اور مغز حاصل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کے اِنعام واکرام کا پاک سلسلہ جاری ہو جاتا ہے اور جو نعمتیں آئندہ بعد مُردن ظاہری، مرئی اور محسوس طور پر ملیں گی وہ اب رُوحانی طور پر پاتا ہے۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۹)
(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۳ صفحہ ۳۹۳-۳۹۵-۲۶ جون ۱۹۰۳ء)

پس یہ وہ اصل مقصد ہے جس کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ آئے کہ انسانوں میں پاک تبدیلیاں لاکر روحانی نعمتوں کو پانے والا بنائیں۔

پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس حقیقت کو جانا اور نفسوں کا تزکیہ کیا اور اللہ کا قرب پانے والے بنے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ نے بھی اپنے اندر غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کیں اور پھر آگے اپنی نسلوں میں منتقل کرنے کی کوششیں کیں۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت میں ایسے بزرگ کا ذکر کرنے لگا ہوں جنہوں نے اپنے صحابی باپ دادا کے نام کو روشن کیا۔ تزکیہ نفس کی جن صفات کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا وہ آپ میں تھیں۔ میری مراد حضرت مسیح موعودؑ کے دو جلیل القدر صحابی کے پوتے اور نواسے (مکرم) سید داود مظفر شاہ صاحب سے ہے۔ آپ کے دادا حضرت سید ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحبؓ تھے۔ جو تقوی طہارت انکساری اور عاجزی کے بلند مقام پر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ یہ بہشتی کنبہ ہے۔ سید داود شاہ حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کے دوسرے بیٹے تھے اور آپ کے والد یعنی حضرت حافظ سید محمود اللہ صاحب حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کے چوتھے فرزند تھے۔ سید داود مظفر شاہ صاحب کے بھائی مکرم مسعود مبارک شاہ صاحب تھے۔

حضور نے فرمایا: سید داود مظفر شاہ صاحب میں اپنے باپ دادا کی طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تعلق سے بہت اعلیٰ خوبیاں تھیں عاجزی انکساری ہر ایک سے ادب احترام سے ملنا آپ کا خاصہ تھا بلکہ اپنی اہلیہ کے چھوٹے بھائیوں کا بھی غیر معمولی عزت و احترام کرتے تھے کہ یہ حضرت مصلح موعود کے بیٹے ہیں۔ آپ کی اہلیہ صاحبزادی سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ تھیں۔ خوب اللہ ملائی جوڑی تھی۔ نیکیوں کی بجا آوری میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس جوڑے کی دنیاوی جوڑوں کی طرح سوچ نہ تھی بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ دونوں ہی غریبوں کی مدد کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سید داود مظفر شاہ صاحب میرے خالو اور خسر بھی تھے۔ ان کی بے شمار خوبیاں تھیں۔ میں قرابت داری اور دامادی کی وجہ سے خوبیاں بیان نہیں کر رہا بلکہ ان کے اندر حقیقتاً یہ خوبیاں تھیں۔ آپ سادہ طبیعت دُعا گو دوسروں کے دُکھ درد میں کام آنے والے عبادت میں گہرا شغف رکھنے والے تھے۔

آپ کے نانا حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جیدّ صحابی تھے۔ ایک لمبا عرصہ تک مفتی سلسلہ رہے اور بزرگی کا ایک اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ کی نمازوں کی لمبائی اور گہرائی کا بڑے بزرگ بہت ذکر کیا کرتے تھے۔ سید داؤد مظفر شاہ صاحب کو دونوں طرف سے اعلیٰ اخلاق بطور ورثہ ملے۔ بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا اور اُسے نبھانا کسی کسی کا کام ہوتا ہے۔ سید داود مظفر شاہ صاحب نے اسے خوب نبھایا۔ آپ اُن بزرگوں میں سے تھے کہ جب ان کو کوئی دعا کیلئے کہتا تو اُس وقت تک دعا کرتے جب تک کہ نتیجہ ظاہر نہ ہو جائے۔ کوئی ذرہ سی خدمت کر دیتا تو اس کے ممنون احسان ہوتے اور باقاعدگی سے اس کیلئے دعا کرتے خصوصاً جن ڈاکٹروں نے خدمت کی تھی اُن کے لئے خصوصی دعا کرتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا سید داود مظفر شاہ صاحب کے ساتھ خدا کا ایک خاص سلوک تھا۔ غیر معمولی مالی کسائش تو نہ تھی مگر غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد بہت بڑھ چڑھ کر کیا کرتے تھے۔ ان کی بہو کہتی ہیں کہ جب کوئی رقم آتی تو سب سے پہلے وصیت کا حصہ نکالتے پھر یتیموں کا حصہ پھر غویب طلباء پھر نادار مریضوں کے لئے اس کے بعد اگر رقم بچ گئی تو اپنی ضرورت کے لئے رکھتے جماعتی تحریکات وقف جدید، تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ قرآن کریم سے ایک خاص عشق تھا۔ روزانہ کئی سپارے پڑھ لیا کرتے تھے۔ عموماً پانچ چھ، سپارے تو روزمرہ کا معمول تھا۔ نظر کی کمزوری کے باوجود تین چار سپارے پڑھا کرتے تھے۔ کثرت تلاوت کی وجہ سے اکثر حصہ قرآن کا یاد ہو چکا تھا۔ اپنے بچوں کیلئے خاص دُعا کرتے۔ خصوصاً میرے لئے ذاتی اور جماعتی کاموں کیلئے دُعائیں کرتے اور خلافت کے بعد تو خاص احترام پیدا ہو گیا تھا ہر دورہ پر خاص توجہ کے ساتھ میرے لئے دعا کرتے تھے جوانی سے اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ خاص سلوک رہا ہے۔

گورنمنٹ کالج لاہور سے B.A پاس کیا۔ اسٹاف اور طلباء میں اپنی شرافت اور نیکی کی وجہ سے آپ دونوں بھائی بہت مشہور تھے ۱۹۴۴ میں وقف زندگی کا خط حضرت مصلح موعود کی خدمت میں لکھا۔ ۱۹۸۲ سے ۱۹۹۳ء تک وکالت تبشیر میں خدمات بجا لاتے رہے۔ افسران جو عمر میں آپ سے چھوٹے تھے اُن کی کامل اطاعت کرتے کبھی شکوہ نہیں کرتے تھے کبھی یہ احساس نہ ہونے دیا کہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا داماد اور دو خلفاء کا بہنوئی ہوں۔ ایک فرشتہ سیرت انسان تھے۔ جس کا بھی آپ سے واستہ پڑا۔ آپ کی تعریف کرتا تھا۔ غربوں کی عزت امیروں کی طرح کرتے تھے۔

حضور انور نے آپ کے نکاح کے وقت حضرت مصلح موعودؓ نے جو نصائح بیان فرمائیں تھیں ان میں سے کچھ حصہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کرے حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان اور افراد جماعت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دنیا کو دین کے تابع کرنا ہے دین کو دنیا کے تابع نہیں کرنا۔ جماعت کا جب کوئی نیک شخص دنیا سے رخصت ہوتا ہے جماعت کے افراد کو نیکی اور اللہ سے تعلق کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اللہ سے تعلق کے نئے راستے تعین کرنے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
الفضل جیولرز
پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ۔ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆عمیر ستار 0092-321-6179077

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان